دلِ ٹھہرنے کے بعد



سحرش فاطمہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

دِل ٹھہرنے کے بعد

سحرش فاطمہ

انتساب

میرے بہت پیارے ابو، میرے بھائی بہن اور مرحومہ امی کے نام، جن کا ساتھ میرے لئے ہمیشہ حوصلہ کن ہوتا ہے۔

پیش لفظ

اسلام علیکم قارئین

سب سے پہلے تو میں اپنے رب العزت کی بے حد مشکور ہوں اس ذات کا جتنا شکر مناؤں کم ہے کہ مجھے لکھنے کی صلاحیت بخشی اور پھر آپ سب کا جو مجھے پڑھتے ہیں مجھے سراہتے ہیں اور میری غلطیوں سے مجھے آگاہ کرتے ہیں جو مجھے آگے بڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

میری ممکنہ کوشش ہوتی ہے کہ جب بھی لکھوں ایسا لکھوں جو حقیقت سے قریب تر ہو اور جیسا کہ میرے دو ناول آچکے ہیں اب یہ تیسرا ناول ہے جو پاک سوسائٹی کے پلیٹ فارم پر آپ سب پڑھیں گے۔

اس ناول میں بھی میں نے حقیقت بیان کی ہے اور قوی امید کے ساتھ کہ آپ لوگوں کو اچھی لگے گی۔میرے نزدیک جب ایک تحریر لکھنے کے لئے ہم لفظ ڈھونڈتے ہیں، عمدہ سے عمدہ لکھنے کی ہمہ وقت کوشش کرتے ہیں کہ قارئین پڑھیں اور سراہیں۔اس لئے کوشش ہوتی ہے کہ اگر سادہ لکھوں اور لفظوں کا اپنے قلم کا صحیح استعمال کروں۔میرے اس قلمی سفر کو الحمدللہ ایک سال کا عرصہ ہوگیا ہے جس میں میرے دو ناول "تحفۂ عید" اور "میری دھوپ کے تم ہی چھاؤں "آچکے ہیں اور اسی سال یہ میرا تیسرا ناول ہے جو آپ تک پہنچانے میں وسیم انور کا ہاتھ ہے۔ اس ایک سال میں اور اس سے پہلے جب لکھنے کی ابتدا ہو رہی تھی تب میری دو لکھاری بہنیں ہر وقت میرے ساتھ موجود ہوتی تھیں "صدف آصف" اور "ندا حسنین"، ان دونوں کے ساتھ کے بغیر میں شاید یہاں تک نہ پہنچ پاتی۔یہ تو فیس بک کی وہ دوستیں ہیں جنہوں نے میرا اتنا ساتھ دیا جب کہ باہری دنیا میں آج سے 11-12 سال پہلے میری خالہ مرحومہ "ثریا سوز ڈیپلائی" کو میں اپنی لکھی ہوئی شاعری وغیرہ پڑھواتی تھی تو وہ اصلاح بھی کرتی تھیں اور سراہتیں بھی تھیں اللہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ میری والدہ محترمہ مرحومہ "زینت یاسمین" انہیں بھی پتا تھا وہ بھی خوش ہوتی تھیں۔ میری زندگی میں ان دو لوگوں نے بہت ہمت دی اس کے بعد میرے ابو "اللہ نواز" نے جن کو اس بات کے بے حد خوشی ہوئی کہ میں نے بھی لکھنا شروع کردیا ہے۔جیسا کہ میں نے فیس بک کا ذکر کیا تھا اگر میں اس میں اپنے پیارے چاہنے والوں کے نام نہ لوں تو مجھے ایسا لگے گا کہ میں کچھ بھی نہیں ، مجھے پڑھنا، سمجھنا، سمجھانا میری ہر ممکن مدد کرنا۔

فرح طاہر، صائمہ اکرم چوہدری، عفت سحر طاہر، مانو رضا، شازیہ وفا، وقاص انور، مہر ڈاہری، حریم خان، شہوار مریم، زنیرہ صالح، میری پیاری بہن حمیرا ریاض اور آمنہ ذوالفقار، حنا مہر، صائمہ قریشی

بشریٰ خان، حنا حورانی، رنکو شاہانی (انڈیا)، توصیف محمد (انڈیا)، میرب عباسی، حرمت ردا، سالار، ابو، عشیر، ریان، ثانی، فاخرہ گل، صدف منیر، جنت نور، عائزہ، رخسانہ نونا، قرۃالعین خرم، شاہد (خانے) ایمان علی، افشاں علی، سبرینہ شہریار، حیا بخاری، طاہر قریشی، عمران قریشی، نادیہ احمد، عصر خان، رملہ

میرے لئے باعثِ فخر ہیں یہ سب اور کافی لوگ بھی جن کا میں نام نہیں لے سکی آپ سب جو جو مجھے پڑھ رہا ہے وہ سب مجھے عزیز ہیں، ان ناموں میں کچھ نام فیس بک کے ہیں۔ آپ سب میرے ساتھ ہوتے ہیں مجھے حوصلہ دیتے ہیں میرے لئے آپ سب اہم ہیں۔ امید ہے کہ باقی تحریروں کی طرح یہ بھی پسند کی جائے گی۔ کوئی بھول چوک ہوجائے تو معذرت۔

سحرش فاطمہ

"ارے وہ دیکھو,وہ تمہیں ہی دیکھ رہا ہے"کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے رافعہ نے منزہ کو کان میں سرگوشی کی۔

"پاگل تو نہیں ہوگئی ہو کہیں؟ ہو سکتا ہے وہ پیچھے کسی اور کو دیکھ رہا ہو,تم بھی ناں" منزہ کو چڑ ہو رہی تھی کیونکہ ایبک شاہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

"دفع ہو! مت مانو میری، ہونہہ" رافعہ نے اپنا منہ پھولاتے ہوئے کہا اور زور سے اپنی کولڈ ڈرنک سامنے میز پر رکھی اور دوسری جانب پھیر لیا۔

"اف اب اس فضول لڑکے کے لئے اپنا موڈ نہ خراب کرو یار" منزہ نے پیار سے پچکارا

"یار دیکھ وہ تمہیں رہا تھا تم...مان بھی تو نہیں رہی ناں"رافعہ نے دونوں ہاتھ باندھے اور نتھنے پھلا کر کہا

"مجھے وہ قطعی پسند نہیں" منزہ نے چڑ کر کہا جس پر رافعہ نے رخ اس کی جانب موڑا اور دیکھ کر کہا

"ہاں میں جانتی ہوں بس میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا تھا یار......اچھا سوری"۔

"اب بس موٹو کولڈ ڈرنک ختم کرو اپنی "منزہ نے اس کی کولڈ ڈرنک اٹھا کر دی۔

"ویسے ذرا یاد تو دلاؤ یہ موصوف تمہیں کیوں پسند نہیں؟"ہنوز شرارتی مسکراہٹ لیئے رافعہ نے پھر سے منزہ کو چھیڑا۔

"توبہ یار ایک بات کے پیچھے پڑنا کوئی تم سے سیکھے۔۔!"سانس خارج کرتے ہوئے منزہ نے کہا اور رافعہ ہنستی رہی۔

منزہ اور رافعہ دونوں رشتے دار تھیں دور پرے کی پر ہم عمر ہونے کی وجہ سے دوستی اچھی تھی اور اس وقت وہ ایک شادی میں موجود تھیں جہاں ان کا ایک اور رشتے دار ایبک شاہ بھی موجود تھا... چونکہ ان کے ہاں بس اپنوں میں ہی شادی ہوتی تھی تو یہ دور کے رشتے دار بھی آپس میں کزنز ہی لگتے تھے ۔پوری رات وہ لوگ اپنے شغل میں لگی ہوئی تھیں دوسری طرف ایبک آتے جاتے اسے دیکھ رہا تھا...شادی کی تقریب میں ہلکی پھلکی سی موسیقی کی دھن چل رہی تھی ،منزہ کی نظریں آنے دلہا دلہن پر ٹکی ہوئی تھیں، لائٹز آف ہوچکی تھیں مدھم سی روشنی میں چلتے آرہے دلہا دلہن کو دیکھ رافعہ نے منزہ کو کہنی ماری ۔

"کیا ہے ؟"بانہہ سہلاتی منزہ نے گھور کر پوچھا

"تم دیکھ کسے رہی ہو بھلاں؟"رافعہ شرارتی انداز میں گویا ہوئی۔

"تمھارے ہونے والے بہنوئی کو"منزہ تپی ہوئی تھی اس لئے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تبھی تم اسے دیکھ رہی ہو ناں پھر سے اور وہ بھی تمہیں دیکھ رہا ہے" رافعہ نے کنکھیوں سے اسے دیکھا جس پر وہ مزید چڑ گئی۔

پتا نہیں کس کونے کھدرے میں کھڑا تمہیں وہ دکھ رہا ہے میں وہاں دلہا دلہن کو دیکھنے میں مگن تھی اور ادھر تم اس ایبک شاہ کو دیکھنے میں"بنو مت اب تم۔۔بہانے باز کہیں کی، کہو تو میں اس سے جا کر

بات کروں؟" رافعہ اسے تنگ کرنے میں تھی اور وہ دل ہی دل میں ایک اور رافعہ کو بھی برا بھلا کہنے لگی اور چپ چاپ اپنے موبائل پر گیم کھیلنے لگ گئی لیکن اس کے چہرے سے واضح ہو رہا تھا کہ موڈ خراب ہو گیا۔

"میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم جواب دیئے بغیر اس موبائل میں لگ گئیں۔۔ حد ہو گئی" رافعہ نے منزہ کا موبائل چھیننا چاہا۔

"تم اگر اپنی اول فول باتیں بند کرو گی تو میں تم سے بات کروں گی بھی اور جواب بھی دوں گی لیکن خدارا مجھے اس ایک شاہ کے نام سے مت چھیڑو کیوں چاہ رہی ہو میں تم پر چلاؤں یہاں؟" آواز ہلکی کر کے اس نے کہا لیکن لہجہ سخت تھا

"باپ رے۔۔ اچھا اچھا اب نہیں بولوں گی کچھ بھی بس"۔۔ "چلو آؤ۔ "سیلفی" لیتے ہیں رافعہ اس کا موڈ بحال کرنے میں کوشاں تھی اور بالآخر منزہ اٹھ گئی اور شادی ہال کے داخلی کی جانب چل دیئے۔ ہال کے داخلی جگہ پر دبیز کارپٹ بچھا ہوا تھا جس پر میز رکھی گئی تھی اس پر گلدان دونوں جانب رکھے ہوئے تھے جسے دیکھ کر آنکھیں نور سے گھیرا ہو گئی تھیں، میز پر سرخ، گولڈن اور سلور ورک سے بنا میز پوش بھی بچھا ہوا تھا، ان گلدانوں میں رکھے تازہ پھول جہاں اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے تھے وہیں شیشے کے بنے چھوٹے چھوٹے گلاسوں کے اندر مقید ننھی مگر انتہائی خوبصورت موم بتیاں اس جگہ کی خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا رہی تھیں جبکہ موسیقی کی ہلکی سی دھن اور سرشار کر رہی تھی رات کے اس پہر منزہ اور رافعہ اس دلفریب منظر کو کیمرے میں قید کرنے کے بعد اپنی تصاویر لے رہی تھیں۔

ایک دوسرے کی تصویر لینے میں وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔

تقریب ختم ہو چکی تھی اور منزہ اور رافعہ اپنے گھر جانے کے لئے اپنے گھر والوں کو ڈھونڈتی ایک کونے میں پہنچیں اور الوداعی کلمات ادا کر کے روانہ ہو گئیں۔

"یار آج تمہاری کزن دیکھی میں نے شادی میں، بڑی ہی کوئی عجیب ہے" ایبک شاہ جیسے ہی گھر آیا اپنے کمرے میں گیا ابھی جوتے بھی نہ اتارے تھے کہ اس نے اپنی دور پرے کی کزن کو میسج کرنے کے لئے موبائل نکالا۔

شازمہ جو کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی موبائل بج اٹھا اور اس نے کتاب پر نظریں جمائے ہاتھ کو موبائل کی تلاش میں بستر پر ٹٹولنا شروع کر دیا۔ موبائل ہاتھ لگتے ہی اس نے میسج پڑھا اور جواب دیا

"اہیں؟ اچھا کون سی کزن؟ کس کی بات کر رہے ہو؟"۔

"ارے بابا تمہاری کزن ہے ناں، منزہ! اس کی بات کر رہا ہوں" ایبک نے مزے سے دو شانوں بیٹھ کر مسکراتے ہوئے میسج کیا

"اوہ اچھا۔۔کیوں کیا ہوا؟" گہری سانس خارج کر کے شازمہ نے جواب دیا۔

"اوہ مجھے گھور رہی تھی میں جب جب گزرا اس کی جانب سے تو۔۔۔" ایبک نے جان بوجھ کے اپنی بات چھپا کر منزہ کا نام لے کر میسج کیا۔

"اچھا؟ تو وہاں سے گزرے ہی کیوں تھے؟ اور گھور وہ رہی تھی یا تم جو تمہیں پتا بھی چل گیا؟" شازمہ کو اپنی کزن کے حوالے سے یہ بات اچھی نہیں لگی۔

"ہا ہا ہا ہا۔۔۔ میں تو بس ایسے ہی، اچھا چھوڑو ناں! کیا کر رہی ہو؟" یبک کو لگا اب شازمہ اس کی باقاعدہ کلاس ہی نہ لے لے اس نے موضوع بدل لیا۔

"ہمم۔۔کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی کچھ پڑھ رہی تھی" شازمہ نے بیزاری سے میسج ٹائپ کیا۔

"اچھا چلو فون پر بات کرتے ہیں" ایبک اب لیٹ گیا تھا۔

"فون پر کیوں؟ میسج پر ہی ٹھیک ہیں ناں" شازمہ کو کوفت نے آگھیرا۔

"یار کبھی تو میری بھی مان لیا کرو میں جب بھی کہتا ہوں تم بس۔۔۔" ایبک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ میسج کے بجائے ڈائریکٹ فون کی کھڑکا لے۔

"ایسی کیا بات ہے جو تم فون پر کر سکتے ہو لیکن میسج پر نہیں؟" شازمہ کو چڑ ہونے لگی۔

"تم اچھے سے جانتی ہو مجھے تم سے فون پر بات کرنا کتنا اچھا لگتا ہے لیکن تم پتا نہیں کیوں مجھے ایسے ٹریٹ کرتی ہو جیسے میں کچھ ہوں ہی نہیں" ایبک نے اسے کافی دفعہ جتایا تھا کہ وہ اسے پسند کرتا ہے۔

"بات کرنا کیوں اچھا لگتا ہے بھئی؟" اب شازمہ کو میسج کرنے میں بھی کوفت ہو رہی تھی۔

"اس سے اچھا میں اس کے میسج کا جواب ہی نہ دیتی۔" دل میں شازمہ نے سوچا۔

ایبک کا فون آنے لگا اور چار و ناچار شازمہ نے فون رسیو کر لیا لیکن نہ سلام کیا نہ کچھ بولی بس خاموش رہی۔

اب بات بھی نہیں کرو گی کیا؟ ایبک خمار سی آواز میں بولا۔

جواب میں شازمہ نے بیزاری سے سانس خارج کی
"یار ایسا میں نے کیا کردیا ہے یا کیا کہہ دیا ہے جو تم کبھی تو اچھے سے بات کرتی ہو لیکن پھر ایسے کرتی ہو۔جیسے بس جان چھڑانی ہو؟"۔
"تم جانتے بھی ہو کہ میں تمہیں صرف دوست سمجھتی ہوں"شازمہ نے لب کشائی کر ہی لی تھی۔
"ہاں بالکل جانتا ہوں" ایبک نے جھپاکے سے جواب دیا۔
"تو تم کیوں مجھ سے ایسی باتیں کرتے ہو کہ تم مجھے پسند کرتے ہو پھر اپنی چلاتے بھی ہو؟"۔
"ارے یار میں نے ایسا کیا کہہ دیا اور کیا چلاتا ہوں اپنی بتاؤ مجھے؟"ایبک جو لیٹا ہوا تھا اٹھ بیٹھا
"یہی کہ فون پر بات کرو میں جتنا کہوں کہ نہیں بات کرنی تم بس فون کردیتے ہو۔۔اور پھر جب دیکھو پسندیدگی کا اظہار کرنا یار اپنی عمر دیکھو تم!"شازمہ اسے ہر دفعہ یہ بات کہتی جس پر کچھ عرصہ تو اثر رہتا لیکن پھر وہی باتیں شروع کردیتا۔
"اگر میں تم سے اتنا چھوٹا ہوں تو کیا ہوگیا؟ پسند تو کرتا ہوں ناں؟ اس میں تو تم مجھے نہیں روک سکتیں؟"ایبک بھی اپنی بات پر ڈٹا رہتا۔
"تو اب اور بھی کچھ بچا ہے کہنے کو؟"شازمہ نے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں ناں!"ایبک نے اپنی آواز کو دھیمہ کیا اور کہا۔
"بولو جلدی سے تاکہ میں فون رکھ دوں اب" غصے سے شازمہ نے کہا
"یار میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں"یہ الفاظ تھے یا ہتھوڑے!شازمہ کو شدید غصے نے آگھیرا جس بات کی اسے امید ہی نہیں تھی کہ کبھی وہ کہے گا وہ تک کہہ دیا گیا تھا۔ ایبک اس سے 4 سال چھوٹا تھا بظاہر لگتا نہیں تھا لیکن ان کی بچپن کی جان پہچان اور دوستی ہونے کی وجہ سے کبھی ایبک نے آپی یا باجی کا لفظ نہیں چپکایا اور پھر ان کی رشتے دارے خاصی قریبی تھی جس وجہ سے ان کا ملنا جلنا بہت زیادہ تھا۔
ایبک کی بات سن کر شازمہ نے فون ہی کاٹ دیا بلکہ سوچ آف کردیا تھا۔وہ غصے سے جھنجھنا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایبک اس کے سامنے آئے اور اسے کھینچ کے تھپڑ رسید کردے۔
اسی رات کے بعد سے وہ ایبک سے کھنچی کھنچی رہنے لگی۔
ایبک کی ایک بات تھی کہ وہ ہر وقت میسجز یا فون کالز نہیں کرتا تھا جس کی وجہ سے شازمہ بھی سکون میں ہوتی تھی پر جب 4 یا 5 دن بعد ایبک کانٹیکٹ کرتا وہیں شازمہ غصہ کرتی اور روڈلی بات کرتی لیکن وہ ایبک ہی کیا جو برا مان جاتا بس ٹھنڈی آہیں بھرتا رہ جاتا۔
شازمہ اور منزہ دونوں کزنز تھیں ان کی عمروں میں تضاد تھا لیکن اس کے باوجود بھی ان کی دوستی بہت اچھی تھی ، شازمہ دوسرے شہر میں رہتی تھی جبکہ ایبک، رافعہ اور ،منزہ ایک ہی شہر میں رہتے تھے۔شازمہ چونکہ ان تینوں سے ہی بڑی تھی اس لیے سوچ سمجھ کر ہی کوئی بات بتاتی تھی لیکن انسان شاید یہ بھول جاتا ہے کہ وقتی طور پر وہ جسے اپنا قریبی یا اچھا دوست سمجھ کر اپنی دل کی بات کرجاتا ہے

اصل میں وہ اپنا آپ اسے سونپ دیتا ہے ،وہ لوگ جو آپ کو اپنا دوست بتاتے ہیں کل کلاں کو آپ کی ہی بتائی کسی بات کو آپ کے خلاف استعمال کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔
لیکن وقت بدلہ لے ہی لیتا ہے۔

"یار رافعہ پتا ہے تمہیں؟"۔
"نہیں مجھے تو نہیں پتا تمہیں پتا ہے تو بتا دو۔" ابھی منزہ نے فون کر کے بات شروع ہی کی تھی کہ رافعہ نے بات کاٹ دی اور ہنس پڑی۔
"حد ہے یار بات تو پوری سن لیا کرو تم بھی" منزہ نے چڑتے ہوئے کہا
منزہ لینڈ لائین کی وائیر کو گھما رہی تھی انگلی سے اور کچھ بتانے کو بے کل سی تھی۔
"اچھا بابا اب بتاؤ" رافعہ نے گہری سانس خارج کر کے کہا۔
"یار وہ ہے ناں۔۔۔شاہ" منزہ نے ممنائی ہوئی آواز میں کہا
"ہیں؟ کیا بولا؟ مجھے سنائی نہیں دیا؟"۔
"افوہ اچھا اب سنو غور سے۔۔۔وہ شاہ ہے ناں"۔
"کون شاہ؟" رافعہ نے سوال کیا جس پر منزہ زچ ہوئی"۔
"ارے یار۔۔ ایک شاہ اور کون؟" ہلکی آواز میں ماؤتھ پیس کو قریب کر کے بولا۔
"اچھا تو کیا ہوا اسے؟ اور تم اسے کب سے شاہ بولنے لگ گئی ہو؟" رافعہ کو حیرانی ہوئی
اب مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے بتاؤں؟" منزہ جھنجھلائی"
"ہوا کیا ہے؟ بتانا بھی نہیں اور بتانا بھی چاہتی ہو لیکن کیسے یہ سمجھ نہیں پا رہی ہو شرافت سے بتاؤ جلدی سے" رافعہ کو اس کا یہ انداز زہر لگ رہا تھا اس بس نہیں چل رہا تھا کہ فون سے ہی نکل کر اس کے پاس آجائے اور پوچھے کہ کیا بتانا تھا۔
"اچھا بس چھوڑو"۔
"کیا؟ اب چھوڑ دوں؟؟ ایسا کیا ہوا ہے؟ مت بتاؤ اب ہونہہ!!" رافعہ نے غصے سے فون ہی بند کر دیا۔
"ارے ہیلو؟؟ کیا ہوا؟ توبہ اس نے تو فون ہی بند کر دیا" فون بے دلی سے رکھنے کے بعد اس نے موبائل اٹھایا اور دھڑا دھڑ رافعہ کو میسجز کرنے لگی منانے لگی تھی اسے لیکن رافعہ نے کسی بھی میسج کا جواب نہیں دیا۔وقت گزاری کے لئے وہ فیس بک پر آن لائن ہوئی تب اسے نے اپنی کزن شازمہ کا اسٹیٹس اپڈیٹ دیکھا اور فورا اسے فون گھمانے لگ گئی۔
"مجھے پتا تھا تم ضرور فون کرو گی" شازمہ نے نا سلام کیا نہ کچھ فورا یہ بات کر دی
"اور نہیں تو کیا۔۔۔ تم آرہی ہو مجھے بتا تو دیتی فیس بک پر لگا دیا پر دیکھو میں نے فون کر لیا نا"۔ !

منزہ نے پیار سے کہا تو شازمہ ہنس پڑی

"ہاں ہاں پتا ہے ویسے میں نا بھی وہاں بتاتی تب بھی تم جان ہی جاتیں ہا ہا ہا"

"ایسا ویسا۔۔ اب بتاؤ میرے پاس آؤ گی ناں؟"

منزہ ہمیشہ شازمہ کے ساتھ رہنا پسند کرتی تھی اور شاید شازمہ بھی اس لیے وہ اسے منع نہیں کرتی تھی۔ شازمہ کے لئے منزہ اس کی چھوٹی بہن کی طرح تھی جس سے وہ ہر بات شئیر کر سکتی تھی اور منزہ بھی اسے دوست ہی سمجھتی تھی۔

شازمہ کی آنے کی خوشی میں وہ یہ بھی بھول گئی کہ رافعہ اس سے ناراض ہے اور وہ شازمہ کے لئے کچن کی طرف رواں ہوئی۔

"اف یہ کیا کھٹر پھٹر آواز آرہی ہیں؟" منزہ کی امی۔"حبیبہ۔" جو شازمہ کی خالہ تھیں ایک دم سے آواز آنے پر چوکنا ہوئیں اور زور سے بولی۔ں

"امی آرام سے بھی بول سکتی ہیں ناں آپ؟ میں کچن میں تھی"منزہ آواز سن کر تیز تیز چلتے ہوئے اپنے اور اپنی امی کے مشترکہ کمرے میں آئی۔

"اس وقت کیا کر رہی ہو کچن میں؟"ہاتھ ہلاتے ہوئے حبیبہ نے پوچھا۔

"وہ شازمہ آرہی ہے ناں تو میں نے سوچا اس کے لئے کچھ بنا ہی لوں" ڈر ڈر کے منزہ نے جواب دیا

"تم نے تو سدھرنا ہی نہیں ہے،یہ لڑکی تمہیں اتنی لفٹ بھی نہیں کرواتی اور تم اس کے آگے پیچھے گھومتی رہتی ہو"اپنی انگلیوں کو گھماتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ کی بھی بھانجی ہے پر لگتا کہیں سے بھی نہیں ہے،اتنی اچھی ہے میرا خیال رکھتی ہے اور آپ ہیں کہ بس" پیر پٹختی ہوئی وہ واپس جانے لگی۔

"ہاں ہاں بس تمہیں دوسرے ہی اچھے لگتے ہیں ماں تو عزیز ہے ہی نہیں ناں" حبیبہ کی یہی عادت تھی جس سے سب ہی بے زار تھے اور منزہ کو پیار تو تھا ماں سے لیکن اسے بھی یہ عادت اچھی نہیں لگتی تھی کہ بس برائی کریں۔

دوسری جانب ایبک کو بھی پتا چل گیا تھا کہ شازمہ اس کے شہر آرہی ہے۔ وہ بھی اسے فون کرنے میں اور میسجز کرنے میں لگا ہوا تھا لیکن شازمہ نے سائلنٹ کر کے فون اپنے پرس میں رکھا ہوا تھا۔

ایبک یہ بھی جانتا تھا کہ شازمہ سب سے پہلے کس گھر میں جائے رشتے داروں میں سے اس لئے ایبک اٹھا،تیار ہوا اور گاڑی نکال کر وہاں جانے کے لئے روانہ ہوا

شازمہ پہنچ چکی تھی شام شروع ہو چکی تھی،حیدرآباد کی شامیں ویسے ہی مشہور ہیں وہاں کی ٹھنڈی دل فریب ہوائیں کس کو پسند نہیں ہونگی،شازمہ کو بھی بے حد پسند تھیں یہ ہوائیں۔

منزہ کا موڈ بے حد خراب ہو چکا تھا۔وہ کچن میں شازمہ کے لئے اس کی پسند کی چیزیں بنانے میں مصروف بھی تھی اور اس کی امی کمرے میں بیٹھی چیخ و پکار میں لگی ہوئی تھیں۔

منزہ بھی غصے میں مزید زور سے برتن کو پٹخ رہی تھی۔

"کان کھول کے سن لو، جتنا ابھی تم یہ سب کر رہی ہوناں اس لڑکی کے لئے کل کو جب وہ تمہارے ساتھ کچھ غلط کر جائے تو مجھے نہ کہنا"۔

حبیبہ کی بات سن کر وہ کمرے میں آئی اور دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"نہیں آؤں گی آپ کے پاس۔۔کیوں اس بے چاری کے پیچھے لگی رہتی ہیں آپ؟ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے آپ کو اپنی ہی بھانجی سے"۔

"تم جانتی بھی ہو وجہ کہ اس نے تمہارے بھائی کا رشتہ ٹھکرایا ہے پھر بھی ہر دفعہ اس کے پیچھے ایسے گھومتی ہو جیسے پتا نہیں کوئی وہ سلیبریٹی ہو" حبیبہ نے منہ پھیر کر کہا گویا وہ اب ناراض ہوگئی تھیں منزہ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی لیکن وہ ماں کی ناراضی بھی کیسے برداشت کرجاتی۔

"امی۔۔اسے اگر بھائی نہیں پسند تو کیوں اس سے نفرت کر رہی ہیں؟ اس کی اپنی پسند ہے اس پر ہمیں حاوی تو نہیں ہونا چاہیے ناں؟"۔

"جاؤ میرا سر نہ کھاؤ تمہاری سگی تو بس وہی ہے ناں"۔

وہ اب ان کے پاس آ ہی رہی تھی کہ دروازے کی گھنٹی بج اٹھی۔وہ پلٹی اور دروازے کی جانب لپکی

"ارے رافعہ تم؟ اسلام۔علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟"۔

منزہ شازمہ کے چکر میں تھی کہ سامنے کھڑی رافعہ کو دیکھ کر چونک سی گئی۔

"ہاں تم تو بھول ہی گئیں کہ میں ناراض ہوں منایا بھی نہیں ناں" رافعہ نے گلے ملتے ہی شکایت کردی

"بری بات رافی۔۔دوست سے ملتے ہوئے گلے شکوے بھول جانا چاہیئے نہ کہ اسے جتایا جائے کہ ہم ناراض ہیں" رافعہ کی امی جو حبیبہ کی بہت اچھی دوستوں میں سے تھیں۔

"کون آیا ہے منی؟"حبیبہ نے آوازیں سن کر پوچھا

"میں آئی ہوں حبیبہ" رافعہ اپنی امی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوگئی تھی جبکہ منزہ خاطر داری کے لئے کچن چلی گئی تھی۔

"ارے میری دوست زینب آئی ہے"حبیبہ خوش خوش اٹھیں اور ملیں دونوں نے

"کافی دنوں بعد چکر لگایا"حبیبہ نے بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"آنٹی ،امی تو کافی کہتی رہتی تھیں پر اکیلے نہیں آسکتی تھیں ناں اور میں بھی پڑھائی میں مصروف تو بس آج موقع ملا اور انہیں بھی لے آئی"۔

رافعہ نے زینب کے بولنے سے پہلے ہی جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں خیر ہے اور ابھی تو شادی میں بھی ملے تھے نا کچھ دن پہلے۔۔ہاں پر اکیلے ملنے اور بیٹھ

کر باتیں کرنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے"۔
"ٹھیک کہا آپ نے آنٹی۔۔ چلیں میں اب دو دوستوں کو اکیلا چھوڑ کر اپنی دوست کے پاس جاتی ہوں"رافعہ نے مسکراتے ہوئے کہا
رافعہ بھی کچن چلی گئی جہاں منزہ ٹرے سیٹ کرچکی تھی۔
"کیا بات ہے؟ نا ساتھ بیٹھ رہی ہو نا بات کررہی ہو؟"رافعہ نے پھر سے شکوہ کیا۔
"ارے یار تم بھی ناں ۔۔پہلے میں چائے کمرے میں دے آؤں پھر دوسرے کمرے میں چل کر بات کرتے ہیں"رافعہ کو دیکھ کر منزہ نے جواب دیا اور دونوں ساتھ کمرے میں گئیں،ٹرے رکھ کر واپس باہر آگئیں اور دوسرے کمرے میں چلی گئیں۔
"ہاں جی اب بولو کیا بات ہے اور کیوں ناراض ہو؟"منزہ نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی۔
"ہاں جیسے تو تم جانتی ہی نہیں ناں؟ "رافعہ نے تکیہ اٹھا ہی لیا تھا مارنے کے لئے
"ارے بابا کیا ہوگیا ہے؟"منزہ نے تکئے کو روکا۔
"فون پر ٹھیک سے بتایا ہی نہیں اور جب میں نے کہا میں اب بات نہیں کروں گی تو پھر تم نے بات ہی نہیں کی واہ یہ ہے تمہاری دوستی؟؟"رافعہ نے بات یاد دلائی۔
"اوہو میں نے کتنے فون کیے میسجز کئے تم نے جواب ہی نہیں دیا اور پھر شازمہ کے بھی آنے کا پتا چلا تو میں اس میں لگ گئی تھی"
"ارے واہ شازمہ آرہی ہے؟ چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔ لیکن تم مجھے کچھ بتا رہی تھیں ناں فون پر اب بتاؤ ناں۔۔ میں اب ناراض نہیں ہوں بتاؤ اب"رافعہ کی بات پر منزہ کھکھلا کر ہنس پڑی۔
"توبہ لڑکی اس بات کو جاننے کے لئے میرے گھر آئی ہو؟ذرا سا انتظار ہی کر جاتیں میں بتا دیتی ناں"منزہ کی ہنسی ہی نا رکے۔
"اب یہ کھی کھی بند کرو اپنی اور بتا بھی دو ناں"منزہ رافعہ کے اوتاولے پن کو دیکھ کر محظوظ ہورہی تھی۔
"اچھا لیکن یہ بات اپنے تک ہی رکھنا تم"منزہ اسے وہ بات بتانے لگ گئی تھی۔

شازمہ اپنے ماموں کے گھر اتری تھی،اسے وہاں جانا اچھا لگتا تھا اس کے عمر کی کزنز بھی تھیں جن سے اس کی اچھی سلام دعا تھی۔
اس نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب کو سلام کیا اور لاؤنج میں آئی جہاں ایبک شاہ پہلے سے ہی اس کا منتظر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے چہرے پہ مسکان ابھر آئی تھی جسے شازمہ نے منہ کا زاویہ بگاڑتے ہوئے بس

سلام کرنے میں ہی غنیمت جانی۔ چائے کا دور شروع ہو چکا تھا ہر کوئی ہنسی مزاق میں مگن تھا۔
شازمہ کو اب کوفت ہونے لگی اور ایبک اس کو بغور دیکھ رہا تھا اس نے بھی اب الوداع کہہ کر جانے میں ہی عافیت جانی۔ ابھی وہ باہر نکلا ہی تھا کہ شازمہ نے سکھ کا سانس لیا پر ایبک نے کال کرلی۔ شازمہ سب کے سامنے بات کرنے سے کترانے لگی چونکہ فون تو اس کا سائیلنٹ لیکن اسکرین جگمگارہی تھی اور نمبر بھی ایبک کا تھا وہ بہانے سے اٹھی اور دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

"کیا ہے؟ فون کیوں کیا؟" وہی انداز لیئے غصے والا شازمہ نے فون رسیو کرتے ہوئے بولا

"ہائے تو تم نے فون رسیو کیوں کیا؟" ایبک نے جان بوجھ کر اس کے سوال پر سوال کیا

"تا کہ تمہارا دماغ درست کرسکوں" وہ ہنوز اپنے اسے انداز میں جواب دے رہی تھی

"یار ایسا بھی کیا ہوگیا ہے جو تمہارا لہجہ سخت ہوگیا ہے؟" ایبک کو اس کے انداز پر حیرانی ہوئی
شازمہ کو فوری اس بات نے آگھیرا کہ کہیں واقعی اس نے غلط انداز میں تو بات نہیں کرلی۔

"اچھا۔۔ خیر کہو کیا ہوا ہے؟" آواز میں نرمی لے آئی تھی۔

"اب یہاں آئی ہوئی ہو ملنے میں تو کوئی قباحت نہیں ہوگی ہے ناں؟ دیکھو ناراض نہ ہونا" ایبک کے لہجے میں التجا تھی

"تم پاگل تو نہیں ہوگئے ہو؟" مدھم سی آواز میں شازمہ نے جواب دیا

۔"ہاں ہو ہی گیا ہوں!! جانتی تو ہو تمہیں پسند کرتا ہوں پیار کرنے لگا ہوں اور تم مجھے پاگل سمجھتی ہو؟" ایبک کی آواز سے لگا کہ ابھی رو دیگا

"حد ہوتی ہے ایبک۔۔ تم ابھی تک بچے ہی ہو!" اسے پروا نہیں تھی اس بات کی کہ ایبک روئے منتیں کرے۔

"نہ تم میرے پیار کو سمجھ رہی ہو نہ ہی ملنے کی بات مان رہی ہو" آواز میں شکوہ تھا ساتھ ہی ناراضگی بھی تھی

"واقعی؟؟ تو بس میں ابھی انتظار کررہا ہوں آجاؤ" ایبک کی آواز ہی بدل گئی تھی۔

"اس وقت۔۔ نہیں یار سب بیٹھے ہوئے ہیں کیسے باہر نکلوں گی؟" شازمہ نے گھبرا کر کہا

"ارے تو تم اپنی کزن سے ملنے کے بہانے نکل آؤ ناں" ایبک کی بات سن کر شازمہ کے ذہن میں منزہ آگئی تھی۔

"تو بس میں تمہارا انتظار کررہا ہوں" ایبک نے مزید کچھ نہیں کہا اور فون کاٹ دیا۔ اور مسکرانے لگا
شازمہ کے دل میں عجیب بات آئی کہ جس بندے کو وہ ایک دوست سمجھتی رہی وہ پیار کا اظہار بھی کرتا رہتا آج ملنے کی بات کردی اور وہ مان بھی گئی۔
اسے ایبک اچھا لگتا تھا دوستی تھی لیکن کبھی اس دوسرے نظریئے سے ایبک کو نہیں دیکھا نہ ہی دل میں ایسی بات لے کر آئی تھی لیکن اچانک ملنے والی بات پر شازمہ کی سوچ بدلنے لگی، آخر کو وہ بھی ایک لڑکی

بھی اسے بھی اچھا لگ رہا تھا کہ کوئی اسے پسند کرتا ہے باوجود اس کے کہ عمروں میں فرق واضح تھا،وہ کمرے میں ہی بیٹھی ہاتھ میں موبائل لیے سوچ رہی تھی یہ بھی جانتی تھی کہ وہ بنا ملے جائے گا نہیں بلکہ واپس یہیں ماموں کے گھر آجائے گا۔دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اٹھی اور کمرے سے باہر آئی

"اتنی دیر لگادی شازی اندر؟خیر تو تھی؟"ممانی ناہید نے پوچھا

"جی۔۔وہ مامی۔۔جی وہ فون آگیا تھا" تھوک نگلتے ہوئے شازمہ نے جواب دیا

"اچھا اچھا کچھ کھایا بھی ہے تم نے یا نہیں؟"اپنا پرس اٹھاتی شازمہ سے پوچھا

"جی مامی کھایا تھا بے فکر رہیں۔۔اچھا میں خالہ حبیبہ کے ہاں جارہی ہوں" بنا دیکھے ناہید کو،شازمہ نے جواب دیا۔

"اچھا بھئی جاؤ" منہ بسورتے ہوئے ناہید نے کہا

"اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ "اور وہ فورا باہر نکل گئی۔

"ارے منہ پھیرے ہی چلی گئی" شازمہ کو یوں جاتا دیکھ ناہید کو اچھا نہیں لگا۔

شازمہ باہر نکل تو گئی تھی لیکن دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ہاتھ مسلتے وہ چل رہی تھی "ایبک شاہ" سے ملنے کے لئے۔حالانکہ اس کے دل میں کبھی ایبک کے لئے ایسا خیال تو دور کجا اس سے ملنے کا اس طرح کا بھی نہیں سوچا تھا لیکن جب سے ایبک نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا شازمہ کے دل میں ایک کونپل سی کھل اٹھی تھی۔وہ جس روش پر جارہی تھی اس کے آخری سرے پر ایبک اس کا انتظار کررہا تھا۔گاڑی کے اندر بیٹھا ایبک یہ سوچ رہا تھا کہ جب شازمہ آئے گی وہ کیسے اسے دیکھے گا اس کے کتنے قریب ہوگا،یہی حال کچھ شازمہ کا بھی تھا۔

چلتی ہوئی شازمہ بلاآخر اس مقام پر پہنچ ہی گئی تھی جہاں ایبک کی گاڑی کھڑی تھی،شیشہ ہلکہ سا اترا ہوا تھا وہ تھوڑا نزدیک گئی تو سمجھ گئی تھی کہ اندر بیٹھا ہوا ایبک ہی ہے۔ہمت ساری پکڑ کر وہ دوسرے جانب آئی اور دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ایبک نے گہری سانس خارج کرکے اس کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ اسٹیئرنگ پر رکھ دیئے جبکہ شازمہ تھوڑا سمٹ کر بیٹھی۔

"تم کچھ بولوگی نہیں؟"ایبک نے سوال کیا جس پر شازمہ نے اپنی جھکی آنکھیں اوپر کی اور اسے دیکھا۔

"کیا چپ ہی رہنے کا رادہ ہے؟"شازمہ نے نفی میں سرہلایا

"فون پر تو بہت بولتی ہو اور اب سامنے ہو تو بس خاموش رہو گی اور مجھے دیکھتی رہو گی؟"شازمہ اسے دیکھ تو نہیں رہی تھی پر اس کی یہ بات سن اسے دیکھنے لگی اور ایبک ہنسنے لگا

"اب ہنس کیوں رہے ہو؟"چڑتی ہوئی،گھبرائی ہوئی شازمہ بول ہی پڑی

"میری مرضی میں جو چاہے کروں "ایبک کی بات سن کر شازمہ کو اور گھبراہٹ ہوئی

ایبک اسے اب دیکھے جارہا تھا وہ اپنی آنکھیں گھمائے کبھی کھڑکی کی طرف دیکھتی کبھی ایبک کو کبھی اپنے مسلتے ہوئے ہاتھ کو،ایبک اسکی یہ حالت دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔اچانک اس کا ہاتھ پکڑ لیا،

شازمہ کو لگا اس کا دل ایسا دھڑکا کہ حلق سے باہر ہی نکل آگیا ہو۔اسکی آواز جیسے بند ہوگئی ہو وہ بولنا چاہ بھی رہی تھی لیکن ایبک اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور ہاتھ مسل رہا تھا۔

"ایبک" دھیمی آواز میں شازمہ بولی

"بولو"ایبک بھی اسی کی طرح دھیمہ بولا

"پلیز میرا ہاتھ چھوڑو" حالانکہ صرف ایک ہاتھ پکڑا ہوا تھا لیکن شازمہ کو کچھ اور سوجھ ہی نہیں رہا تھا۔ شازمہ نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی جس پر ایبک نے اپنے ہاتھ کی گرفت اور مضبوط کرلی جس پر پریشان ہوتی شازمہ نےاسے دیکھا ایبک کو یہ سب اچھا لگ رہا تھا،شازمہ بھی چپ ہوگئی تھی۔

"کیوں میرا ہاتھ پکڑنا تمہیں اچھا نہیں لگ رہا کیا؟"ایبک اپنی سیٹ سے تھوڑا اس کی جانب بڑھا۔

شازمہ کو اس کا یوں نزدیک ہونا بالکل بھی نہیں بھایا جبکہ اسی اثناء میں ایبک نے ہاتھ کی گرفت کو ڈھیلا کردیا تھا۔

شازمہ اپنا ہاتھ چھڑوا چکی تھی ۔

"ارے یہ کیوں؟"۔

"ایبک پلیز۔۔تم نے ملنے کا کہا تھانہ کہ یہ سب ہو؟"شازمہ کو سمجھ ہی نہیں آیا وہ کیا بولے

"اوہو۔۔۔یار اب ایسا بھی کیا ہوگیا؟"ایبک نے جتنا سوچ رکھا تھا شازمہ اس سے پہلے ہی روک چکی تھی

"یہ سب صحیح نہیں ایبک"حالانکہ شازمہ کو اچھا لگ بھی رہا تھا لیکن گھبراہٹ طاری تھی۔

"اچھا اچھا۔۔بس کچھ نہیں کروں گابس!" اپنے دونوں ہاتھ اوپر کی اور اٹھا کر ایبک نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے اب جانا چاہیئے"اس نے اپنا ہاتھ ہینڈل پر رکھ لیا تھا۔

"اب ناراض ہو کر تو نہ جاؤ" ایبک آگے بڑھا اور اسے روکا۔

"ایبک یہ کیا کررہے ہو؟ جانے دو مجھے"شازمہ کو بے حد برا لگا۔

"یار۔۔۔ناراض تو نہ ہو پھر کبھی نہیں ہوگا ایسا"۔

"کیا مطلب دوبارہ؟ ہم دوبارہ ملیں گے ہی نہیں"شازمہ نے حتمی انداز میں کہا۔

"کیوں نہیں ملیں گی جب آج مل لئے تو دوبارہ بھی ملیں گے!"ایبک نے اسے کے انداز میں جواب دیا۔

"ایبک؟"شازمہ نے بھنویں سکیڑ کر اسے پکارا۔

"اچھا بابا جاؤ۔۔۔اترو اب" ایبک نے اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑا اور یہ کہہ کر جھٹک دیا

شازمہ کو یہ طریقہ کار برا لگا اور آنسو آنکھوں میں آچکے تھے اڈنے کے لئے تیار بھی تھے لیکن وہ اس سے پہلے ہی گاڑی سے اتر چکی تھی اور منزہ کے گھر کی جانب قدم بڑھانے لگی۔

کتنی حیرت کی بات ہوتی ہے جب انسان کسی سے امید نہیں رکھتا اور اچانک سے وہ اس کے لئے خاص بن جائے اوروہ دھتکارے تو ایک پل کو اپنا وجود ہی ناگوار لگنے لگتا ہے ۔امیدوں کا جُڑنا،پھر ان کا ٹوٹ جانا حالانکہ انسان کو کسی کے دامن کو امید کی کرن سمجھ کر نہیں پکڑنا چاہیے لیکن یہ انسان کی سوچ، محو کردیتی ہے، پل پل انسان کو امیدوں سے جکڑ لیتی ہے جس کے نتیجے میں انسان ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔

"ہائے مجھے تو یقین نہیں آرہا لیکن تم نے پھر کیا کہا؟" رافعہ برگر سے خوب انصاف کررہی تھی اور ساتھ ساتھ منزہ کی بتائی ہوئی بات کو سن رہی تھی۔

"بس یار یقین تو مجھے بھی نہیں آیا میں نے جواب ہی نہیں دیا اس کی باتوں کا" منزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا؟؟؟؟ اسے جواب ہی نہیں دیا؟؟ پاگل ہوگئی ہو؟؟" منزہ کو سمجھ میں نہ آئے کیا جواب دے۔

"یار تم تو اچھے سے جانتی ہو ناں ایبک کے لئے مجھے یوں پروپوز کردینا کوئی عام بات نہیں ہوگی۔ہاں مجھے وہ اچھا نہیں لگتا تھا لیکن اس کی وجہ اس کا یوں گھور کر دیکھنا تھا میں کیا جانتی تھی کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے،اب جبکہ اس نے کہا ہے تو مجھے اب سمجھ میں ہی نہیں آرہا کہ کیا جواب دوں"

"ارے تو اسے ہاں کہہ دو ناں کیا مسئلہ ہے اچھا لڑکا ہے پڑھا لکھا ہے اور ہے بھی اپنا جو کہ ہمارے خاندان میں ہی سب کو مرنا ہوتا ہے تو بس اسے ہاں کردو اور اپنی امی کو بھی بتا دو" رافعہ کے تحکم انداز ،میں یہ بات کہنا منزہ کے چہرے پر تبسم بکھیر گیا۔ تبھی گھنٹی بجی۔

"لگتا ہے شازی آگئی ہے" منزہ نے فورا کہا اور اٹھ کر باہر جانے لگی جبکہ رافعہ دوسرا برگر اٹھاکر کھانے لگی۔

"شازی۔" دروازہ کھولتے ہی منزہ نے اسے گلے لگایا۔

شازمہ نے چہرے پر مسکراہٹ تو سجالی لیکن اس کی آنکھ میں وہ خوشی نہیں جھلک رہی تھی۔

"کیسی ہو منی" اندر آتے ہی اس نے سوال کیا۔

"میں ٹھیک ہوں تم اس کمرے میں جاکر بیٹھو رافعہ آئی ہوئی ہے میں ابھی آئی وہاں" منزہ نے کمرے کی طرف اشارہ کرکے اسے جانے کو کہا اور خود کچن میں آگئی۔

"ہیلو شازمہ کیسی ہیں آپ؟" رافعہ جو برگر کھانے میں مگن تھی اسے دیکھ کر پلیٹ میں برگر رکھا اور ہاتھ ڈوپٹے سے صاف کرکے شازمہ کی اور بڑھایا۔

مروت کے مارے شازمہ نے بھی ہاتھ بڑھا ہی دیا۔

"آؤ بیٹھو۔۔" رافعہ مزے سے آلٹی پالٹی مارے بیٹھی ہوئی تھی۔ شازمہ نے لمبی سانس کارج کرکے خود کو نارمل کیا۔

"یہ دیکھو خاص تمہارے لئے بنائے ہیں میں نے۔۔۔" منزہ پاستا کا باؤل لے کر آئی تھی۔

شازمہ یہ دیکھ کر مسکرا اٹھی۔

"واہ واہ میرے لئے کیا بات ہے بھئی! تم کب سے کوکنگ میں لگ گئی ہو؟" شازمہ نارمل ہوچکی تھی۔

"ہاں جب سے میڈم کو۔۔۔" منزہ نے فورا رافعہ کو کہنی ماری۔

"میڈم کو کیا؟" شازمہ نے پوچھا۔

"ک۔۔کچھ نہیں یار یہ تو بس ایسے ہی پاگل ہے۔۔ میں نے خاص تمہارے لئے بنانا سیکھا ہے تمہیں پسند ہے ناں اس لئے" منزہ نے بھی گڑبڑاگئی پر بات کو سنبھالا۔

۔"ہا ہا ہا تم تو ایسے بتا رہی ہو جیسے کوئی بات ہے جو چھپا رہی ہو مجھ سے؟"۔
۔"ارے نہیں بھئی ایسا کچھ نہیں" منزہ کی بات پر شازمہ ہنسنے لگی۔
۔"اور سناؤ شازی؟" منزہ نے رات کے وقت اپنے موبائل پر سونگز لگائے اور شازمہ سے بات کرنے لگی۔
۔"ہاں سب ٹھیک ہے تم بتاؤ کیا ہو رہا ہے آج کل؟" شازمہ بھی موبائل پر میسج ٹائپ کرتے ہوئے جواب دینے لگی۔
۔"کوئی رشتہ آیا یا نہیں؟" چھوٹی ہونے کے باوجود منزہ کے لئے یہ بہت اہم تھا کہ شازمہ کی شادی ہو جائے لیکن رشتے آتے ہی نہیں تھے۔
۔"نہیں یار۔۔ چھوڑو اور کوئی بات کرو" شازمہ کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا جیسا کہ ان کے ہوتی ہی صرف اپنوں میں شادی تھی جس کی وجہ سے شازمہ کا کہیں رشتہ نہیں ہو رہا تھا، اس کی اصل وجہ وہ آج تک نہیں جان پائی تھی کہ اس میں خامی کیا تھی لیکن رشتے آتے نہیں تھے۔
یہ لوگ ابھی بات کر رہی تھیں کہ منزہ کا موبائل بجنے لگا۔
۔"یہ رات کے ایک بجے کس کا فون آیا ہے؟" شازمہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
۔"دوست ہے یار اچھا رُکو میں بات کر کے آتی ہوں" منزہ اٹھ گئی تھی۔
۔"یہ کیا بات ہوئی میرے سامنے ہی بات کر لو ناں"۔
۔"اچھا بس پانچ منٹ میں آئی ابھی" منزہ کہہ کر باہر چلی گئی۔
۔"عجیب بات ہے میرے سامنے ہمیشہ بات کرتی ہے آج کیا ہو گیا؟" شازمہ اپنے فون پر گیم کھیلنے لگ گئی۔
۔"ہاں وہ آئی ہوئی ہے"۔
۔"اس کے سامنے کیسے بات کرتی؟"۔
۔"یار۔۔ نہیں ناں میں نہیں مل سکتی، اس کے ساتھ ہونگی ناں۔۔۔ بس دیکھ لینا مجھے"۔
۔"اچھا ٹھیک ہے اب میسجز پہ آجاؤ"۔
منزہ بات کر کے اپنے کمرے میں آگئی تھی جہاں شازمہ گیم کھیلتے کھیلتے ہی سو گئی تھی۔ اس کا موبائل اٹھا کر بند کیا اور سائیڈ میں رکھ کر "ایبک کو فون کرنے لگ گئی۔
صبح تک منزہ اور ایبک باتیں کر رہے تھے
۔"جانتی ہو یہ شازمہ تمہاری بہت برائیاں کرتی ہے"۔
۔"کیا میری برائی؟ ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ اور وہ تمہاری بھی اتنی اچھی دوست ہے کیا جیسے میں ہوں؟" ایبک کی بات پر منزہ نے ساتھ لیٹی شازمہ کو دیکھا اور پوچھا۔
"ارے پاگل ہو گئی ہو؟ وہ کہاں اور تم کہاں؟ وہ تو یار بس کزن ہے اچھی سلام دعا ہے اور میں اس سے اکثر سب کا پوچھتا ہوں اور اور کیا جو تم اسے بتاتی رہی ہو ناں یہ سب مجھے بتاتی تھی اور پتا ہے تمہارے لئے یہ بھی کہتی تھی کہ پتا نہیں کتنے لڑکوں سے باتیں کرتی رہتی ہے" ایبک شاہ نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کرتی ہیں۔

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ تم نے میرا تو نہیں بتایا ناں اسے؟" ایبک نے فوراً یہ سوال کیا۔
"نہیں نہیں۔۔ میں کیوں بتاؤں گی اسے؟" منزہ نے سوال کیا تھا یا سوچا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔
"منزہ؟ ابھی تک جاگ رہی ہو؟ سوئی کیوں نہیں؟ اور کس سے بات کر رہی ہو؟" شازمہ کی آنکھ کھل چکی تھی اور وہ منزہ کی آواز سن کر بولی۔
"یار تم سو گئی تھی میں نے سوچا دوست سے بات کرلوں" منزہ نے فون کاٹ دیا تھا۔
"اوہو تو کرلو بات میں سو جاتی ہوں، تم آرام سے بات کرلو" شازمہ نیند میں ہی تھی۔
"نہیں بس میں بھی سو جاتی ہوں" منزہ نے فون اپنا سائیڈ پہ رکھا اور سونے لگ گئی۔
اگلے دن شازمہ جلدی جاگ گئی تھی۔ وہ کمرے سے باہر نکلی اور اپنی خالہ سے ملنے ان کے کمرے میں گئی۔
"آؤ آؤ شازمہ بیٹھو کیسی ہو؟" حبیبہ منہ پر اچھی تھیں اس لئے شازمہ بھی اچھے سے مل لیتی تھی۔
"میں ٹھیک ہوں خالہ جانی آپ بتائیں کیسی ہیں؟"۔
"بس یار ٹھیک ہوں، تم سے ناراض ہوں"۔
"کیوں کیوں مجھ سے کیوں؟" مسکراتے ہوئے شازمہ نے پوچھا۔
"اور کیا؟ اب تم بھی شادی کرو تو ہم بھی ذرا شاپنگ کریں کچھ ہنگامہ تو ہو ہلہ گلہ ہو گا مزہ آئے گا ناں" حبیبہ کی بات پر شازمہ کی ہنسی ماند پڑ گئی۔
"خالہ بس آپ دعا کریں ناں" شازمہ جانتی تھی کہ خالہ اپنے بیٹے سے اس کا رشتہ کرانا چاہتی تھیں جس کے لئے شازمہ قطعی طور پر راضی نہ تھی۔
"ویسے تم نے کوئی لڑکا سوچا تو ہو گا ناں؟"
"نہیں خالہ جانی، بس جیسا گھر والے چاہیں البتہ کزنز میں کرنے کا ارادہ نہیں میرا" یہ بات شازمہ نے جان بوجھ کر کہی تھی۔
"وہ تو ٹھیک ہے لیکن کزنز میں کیا برائی ہے؟" حبیبہ نے پوچھا۔
"کچھ خاص نہیں خالہ بس ایسے ہی" شازمہ نے بات ٹالنی چاہی کہ منزہ بھی جاگ گئی تھی اور حبیبہ کے کمرے میں آگئی۔
"اچھا تو ایبک کے بارے میں کیا خیال ہے؟" شازمہ نے ایبک کا نام لیا تو اسے اپنی ملاقات یاد آگئی دوسرے طرف منزہ بھی چونک گئی تھی۔
"پر خالہ ایبک تو مجھ سے چھوٹا ہے! اس سے کیسے شادی کا سوچ سکتی ہوں میں؟"
"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کما تو رہا ہے ناں؟" حبیبہ نے کنکھیوں سے اسے دیکھا۔
"نہیں خالہ چھوٹا ہے وہ"
"امی آپ بھی کیا باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں؟" منزہ کو عجیب لگا یہ سب۔
"اچھا چلو یہ بتاؤ عید کی شاپنگ کرلی؟ کیا کیا لیا؟" بظاہر تو حبیبہ نے موضوع بدل لیا تھا لیکن دونوں

لڑکیوں کے سوچ کا محور ایک ہی تھا۔

"کیا بات ہے شازی اتنی چپ چپ کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟" منزہ اور وہ دوسرے کمرے میں آ گئے تھے۔

"ہاں؟ کیا کہا؟" شازمہ نے بے دھیانی میں جواب دیا۔

"ارے کہاں گم ہو بھئی؟ میں تم سے ہی بات کر رہی ہوں ناں تمہارے بھوت سے نہیں" منزہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اور مضنوعی خفگی سے کہا۔

"نہیں بس ایسے ہی۔۔ تم کہو کیا کہہ رہی تھیں؟" بے دلی سے لیٹی ہوئی شازمہ اٹھی اور مسکرا دی۔

"امی کی بات سے تو دل خراب نہیں ہو گیا کہیں؟ یار وہ تو کچھ بھی کہہ جاتی ہیں دل پر نہ لیا کرو" منزہ نے اپنی جانب سے بات کی۔

"نہیں یار وہ خالہ ہیں ان کی بات کا کیا برا ماننا بس ایسے ہی" شازمہ ایبک کے لحاظ سے کہی گئی بات کو بغور اب سوچ رہی تھی۔ ساتھ ہی موبائل بھی اٹھا لیا اور میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"اوہو بڑی بات ہے تم نے معافی مانگنے کے لئے میسج کیا ہے مجھے؟" ایبک نے ہنکارتے ہوئے اس کے میسج کا جواب دیا جیسے اس کو کوئی سروکار نہیں تھا۔

"کیا مجھ سے شادی کرو گے؟" یہ میسج پڑھتے ہی ایبک پر دھماکہ ہو گیا تھا وہ الرٹ ہو کر بیٹھا اور فون کرنے لگا لیکن شازمہ بار بار کاٹ رہی تھی

"مجھ سے بات کرو بھئی اور یہ جو میسج کیا ہے مجھے اس بارے میں بات کرنی ہے" ایبک نے بے چینی سے میسج کیا۔

"ہاں لیکن میں ابھی منزہ کے گھر ہوں ابھی بات نہیں کر سکتی" سامنے سے شازمہ نے یہ جواب بھیجا۔

"اچھا اور اسے بتایا تو نہیں ناں کہ ہم بات کرتے ہیں یا میں تمہیں پسند کرتا ہوں؟" ایبک نے سوال کیا اور کچھ سوچنے لگا

"اگر میں اسے بتا بھی دوں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کزن تو ہو ناں میرے بات کرنے میں یا ملنے میں بھی تو سب جانتے ہیں ناں؟"۔

شازمہ نے سوال پر سوال کیا جس پر ایبک نے سر کھجایا

"یار میں نہیں چاہتا ابھی کسی کو کچھ پتا چلے میرا مطلب دیکھو ابھی تو تم نے یہ بات کی ہے ناں شادی کی اس پر ابھی سوچتا ہوں گھر والوں سے بات کرلوں پھر لیکن ابھی یہ بات کسی سے بھی نہ کہنا کہ ہم تم بات بھی کرتے ہیں" ایبک کے دماغ میں کیا تھا شازمہ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی، اس کے اس میسج پر شازمہ نے صرف "اوکے" کا میسج ٹائپ کر کے بھیج دیا۔

شازمہ اپنے گھر میں چھوٹی تھی جس کی وجہ سے ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور جیسا کہ ان کے ہاں اپنوں میں ہی شادی کا رواج تھا جس کی وجہ سے شازمہ اپنے کزنز میں شادی کرنے کے حق میں نہیں تھی۔یہ کل تین بہنیں تھیں اور دو بھائی اور سب شادی شدہ تھے،منزہ اس کی خالہ کی بیٹی تھی اس کی بھی شادی نہیں ہوئی تھی اور تھی بھی بہت چھوٹی حبیبہ کا کافی زور تھا کہ کسی طرح شازمہ کی شادی اپنے بیٹے احتشام سے کروادیں لیکن شازمہ کیا اس کے گھر والوں تک کو یہ بات اچھی نہیں لگی اس کی وجہ حبیبہ خود تھیں اور احتشام بھی غلط حرکتوں میں ملوث رہتا تھا جس کی وجہ سے منزہ کا بھی لوگ غلط رخ بتاتے تھے۔ایبک بھی اپنے گھر میں دو بھائی اور دو بہنوں کے بعد سب سے چھوٹا تھا۔ایبک اگر شازمہ سے 4 سال چھوٹا تھا تو منزہ ایبک سے 4 سال چھوٹی تھی۔سب ہی آپس میں ملتے جلتے سلام دعا ہوتی اس لئے کزنز کے طور پر ہی لیا جاتا اور کسی کو اعتراض بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ سب ساتھ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔

شازمہ اپنے شہر آچکی تھی اس کے ذہن میں ایک ہی بات گھوم رہی تھی کہ خالہ حبیبہ نے ایبک سے شادی کی بات کیوں کی؟ دوسرے طرف منزہ کا بھی موڈ خراب تھا اسی بات پر کہ اسکی امی نے یہ بات شازمہ سے کیوں کی جبکہ وہ اپنی امی کو بتا چکی تھی ایبک کے بارے میں.

"یار ایبک ایک بات تو سنو" شازمہ کے جانے کے بعد منزہ ایبک سے فون پر بات کررہی تھی

"ہاں کہو کیا بات ہے؟" ایبک کہیں باہر جارہا تھا فون کو کندھے کی مدد سے کان پر ٹکایا ہوا تھا اور خود اپنے جوتوں کے تسمے باندھ رہا تھا

"آپ نے گھر پر بات کی ہمارے بارے میں؟" ایبک یہ سن کر ہاتھ روک بیٹھا اور سیدھا ہوگیا

"یار کہا تو تھا میں نے بات کی ہے لیکن گھر والے مان نہیں رہے میں کوشش کررہا ہوں بس تم دعا کرو"۔

"بھئی کب مانینگے آخر؟" منزہ کی آواز میں بے چینی تھی

"بہت شوق ہورہا ہے میرے گھر بلکہ میرے کمرے میں آنے کا؟" ایبک کا لہجہ ذو معنی سا ہوا تو دوسرے طرف منزہ شرما گئی تھی

"اب کچھ بولو بھی یا سوچنے لگ گئی ہو کہیں واقعی میرے کمرے میں تو نہیں؟"۔

"حد ہے ایبک میں۔۔اب مجھے نہیں پتا کچھ بھی اور آپ پلیز اپنی امی اور بہنوں سے بات کریں ناں" منزہ اپنے دوپٹے سے انگلی مڑوڑ رہی تھی۔

"اچھا ابھی تو میں باہر جارہا ہوں اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ٹھیک ہے ناں؟"۔

"مم۔۔۔اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ" ایبک نے بھی الوداعی کلمات ادا کی اور فون بند کردیا

"اف یہ لڑکی تو مجھے پاگل کردے گی ایبک نے سوچا اور چابی اٹھا کر باہر نکل گیا۔

رات دیر تک وہ باہر ہی رہا اس بیچ منزہ اسے ڈھیر سارے میسج کرچکی تھی۔

گھر آتے آتے اس کے ذہن میں نہ منزہ تھی نہ ہی شازمہ۔ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا سیٹی بجاتا ہوا اس کی بھابھی عارفہ پیچھے سے آگئیں

"کبھی جلدی بھی آجایا کرو" بھابھی کی آواز پر وہ پلٹا

"تو آپ کو کس نے کہا ہے میرا انتظار کریں؟ میاں کافی نہیں؟" عارفہ کو اس کا یوں کہنا پسند نہیں آیا

"مجھے کوئی شوق بھی نہیں جاگنا ہو اور دیر تک باہر آوارہ گردی کرنی ہو تو بتا دینا تمہاری نوکر نہیں ہوں کہ ساس صاحبہ کے حکم پر تمہارے لئے کھانے کے لیئے خاض جاگوں!" عارفہ کی آواز میں تیزی تھی

"اچھا جائیں اور میرا سر نہ کھائیں میں کھانا باہر ہی کھا چکا ہوں" ایبک بستر پر دراز ہو چکا تھا

"اور ہاں جاتے جاتے دروازہ بند کرتے ہوئے جایئے گا" عارفہ پیر پٹختی ہوئی دروازہ زور سے بند کر کے چلی گئی

"پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے" عارفہ خود کلامی کرتی ہوئی کمرے میں آئی

"کیا ہوا ہے؟" محسن اپنے آفس کا کچھ کام کر رہا تھا

"اپنے بھائی کو تھوڑی سی تمیز سکھا دیں کافی ہو گا" عارفہ سلگی تھی

"تم اس سے بات کرتی ہی کیوں ہو؟" محسن تو بس کام چھڑوانے والی بات کرتا تھا

"آپ کا بھائی ہے اور مجھے پھر ساس صاحبہ کی باتیں سننی پڑتی ہیں"

"اچھا بابا چلو اب رات کافی ہو گئی ہے موڈ بحال کرو اور سو جاؤ میں بھی آرہا ہوں سونے"

"اسے بچہ بنا کے رکھا ہے آپ نے" عارفہ نے شکایتی انداز میں کہا لیکن محسن نے ان سنی کردی بات اور سونے لیٹ گیا۔

ایبک کا فون بج رہا تھا

"کیا ہے یار سونے بھی دیا کرو"

"کمال ہے میں سارا دن آپ کو میسج کرتی رہی آپ نے ایک دفعہ بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا؟" منزہ کی بات پر ایبک نے جمائی لی

"میں نے کہا بھی تھا میں باہر جا رہا ہوں تو اب اتنا تو سمجھ لینا چاہیے تھا ناں کہ میں مصروف ہونگا"

"ایبک اب میں آپ کے لئے ضروری نہیں باقی دنیا کے دوسرے کام ضروری ہو گئے؟"۔

"کیا مصیبت ہے منزہ؟ ہماری کوئی شادی نہیں ہوئی جو تم میری یوں جان کھاتی رہو" ایبک نے دوٹوک انداز میں کہا

"تو تبھی کہتی ہوں کہ شادی کی بات کریں ناں کچھ کریں بھئی پھر آپ کا یوں سر نہیں کھاؤں گی" منزہ نے دھیمے لہجے میں بولا

"اچھا تو پھر ملو مجھ سے میں دیکھنا چاہتا ہوں واقعی پیار ہے یا نہیں؟" ایبک نے بھی نرم ہوتے ہوئے کہا

"اب یہ ملنا کہاں سے آگیا؟" منزہ جز بز ہوئی۔

"کیوں؟ پتا تو چلے کہ کتنا پیار کرتی ہو تم مجھ سے کیا پیار کی خاطر مل بھی نہیں سکتی؟ یہ ہے تمہارا پیار؟"

"کیا پیار بتانے کے لئے دکھانے کے لئے ملنا ضروری ہوتا ہے؟" منزہ نے سوال داغا

" ایبک کے لئے تو ضروری ہوتا ہے" شاہانہ انداز میں ایبک نے کہا

"میں نہیں مل سکتی" منزہ نے صاف جواب دے دیا

اوکے بائے" ایبک نے فون کاٹنے کے ساتھ فون سوئچ آف کر دیا تھا"

"ارے یہ کیا ہے حد ہے بندہ فون ہی بند کر دیتا ہے کیا ایسے؟" منزہ نے میسج بھیجا لیکن ایبک شاہ تو مزے سے سو رہے تھے پیچھے منزہ کو بے چین چھوڑ دیا تھا۔ پوری رات منزہ اسے فون ملاتی رہی میسج بھیجتی رہی۔

"تم آج کل بات نہیں کرتی ہو مجھ سے کیا بات ہے؟ شہرام نے شازمہ کو میسج کیا

شہرام شازمہ کا کزن تھا چھوٹا ضرور تھا لیکن چونکہ اس کے چاچو کا بیٹا تھا اس لئے بے تکلفی تھی آپس میں۔

" یار بس جب سے واپس آئی ہوں کچھ اچھا نہیں لگ رہا

شازمہ لیٹی ہوئی تھی بے زاری سے میسج کیا

"اب میں بھی اچھا نہیں لگ رہا کیا؟"

"ارے تم کیوں اچھے نہیں لگو گے؟ تم تو میرے اتنے اچھے دوست ہو" شہرام کے میسج پر شازمہ نے مسکرا کر جواب دیا

"اچھا یہ بتاؤ کیسا رہا ٹرپ؟ اور کیا کیا؟ مجھے مس کیا؟"

"ہاہاہا تمہیں کیوں مس کروں گی؟" زبان چڑاتے ہوئے اس نے میسج کیا

"ہاں کسی ہوتے سوتے کو کرتی ہو ناں مس اپنے اس دوست کو نہیں" شہرام کے میسج سے وہ مزید کھلکھلا اٹھی"

"شیری سدھر جاؤ" شازمہ نے میسج ایسے کیا جیسے شہرام پاس بیٹھا ہو اور اسے دھپ کر کے بولے گی

" "اچھا اچھا بات سنو کچھ بتانا ہے

"اچھا بتاؤ" شازمہ جو لیٹی ہوئی تھی اٹھ بیٹھی

"تمہاری کزن ہے ناں منزہ؟" اس کا ایبک شاہ سے افیئر چل رہا ہے

میسج پڑھتے ہی شازمہ کو لگا زمین ہل گئی ہو اسے یقین نہیں آیا دل زوروں سے دھڑکنے لگا

"ایسا نہیں ہو سکتا یار" اپنے آپ کو تسلی دیتے ہوئے اس نے شہرام کو میسج کیا

"ارے پورے خاندان میں یہ بات پھیل گئی ہے اور تم تو ابھی آئی ہو تمہیں بھنک بھی نہیں پڑی کیا؟"

بات میں وزن تھا شہرام کے کیوں کہ منزہ کسی سے فون پر باتیں کرتی رہی تھی۔

شازمہ کو لگا اس کا سر پھٹ جائے گا وہ تو ابھی اس سے مل کر آئی تھی ایسے کیسے یہ سب ہو سکتا ہے بلکہ اتنے عرصے سے وہ پسند کا اظہار کرتا تھا لیکن یہ سب کیسے کب ہوا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اس کے ذہن وگمان میں بھی یہ بات نہ تھی اور منزہ تو اس سے ہر بات بتانے کی عادی تھی تو کیسے نہیں بتایا؟ کیا اسے بھی" ایبک شاہ" نے منع کیا تھا؟ اور خالہ حبیبہ نے ایبک کا نام لیا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ رو دے سب سچ بھی لگ رہا تھا جھوٹ بھی۔ شہرام اسے میسج کر رہا تھا لیکن اس کا ذہن ماؤف ہوچکا تھا۔اسے ہر چیز سے چڑ ہونے لگی،اس نے نہ دوبارہ ایبک سے بات کی نہ منزہ سے اس حوالے سے بات کی البتہ نارمل یہ لوگ بات کرتے رہتے تھے۔

اس بات کو کافی دن گزر گئے تھے۔ ایبک کبھی کبھی میسج کردیتا تھا شازمہ کو لیکن وہ وجواب نہ دیتی،فون کالز بھی کرتا لیکن وہ یا فون بند کردیتی یا اٹھاتی ہی نہیں۔دوسرے طرف منزہ اور ایبک ملنے بھی لگے تھے ایبک منزہ سے خوش تھا وہ اب اسے منع بھی نہیں کرتی تھی ملنے سے بلکہ ملنے ملانے کے موقع پر وہ ایبک کے گھر والوں کے ساتھ زیادہ پائی جاتی تھی۔خاندان میں چہ مگوئیاں ہو تو رہی تھیں لیکن ایبک کے گھر والے اس بات کو انکار کردیتے تھے کہ ایسا کچھ چل رہا ہے جبکہ جانتے دونوں کے گھر والے بھی تھے۔

شازمہ خود کو ملامت کرتی تھی کہ وہ کیوں ایبک کی باتوں میں آگئی اسے منزہ کافی عزیز تھی لیکن وہ اس سے یہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ اس نے خود یہ بات نہیں بتائی جبکہ اگر وہ اس سے پوچھتی تو شاید منزہ برا مان سکتی تھی اس ارادے سے اس نے پوچھنے کا ارادہ ترک کردیا۔

دن گزرتے جارہے تھے وہ ایبک سے کبھی بات کرتی، کبھی نہیں لیکن کبھی اس کے سامنے ظاہر نہیں کیا ،کچھ عرصے بعد ان کے ہی خاندان میں شادی پرایک بار پھر شازمہ حیدرآباد پہنچ چکی تھی اس کے ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں کی فضاء کچھ اور ہو گی،سب کزنز کا اکھٹا ہونا، ہلہ گلہ شور شرابا برپا ہوا تھا، منزہ بھی روز اس گھر میں آتی تھی، روز مہمانوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا۔ ایبک بھی روز آرہا تھا اس بات سے شازمہ انجان نہیں تھی کہ وہ کیوں آرہا ہے وہ صرف اب ایبک اور منزہ کو نوٹ کررہی تھی اور صرف وہی نہیں شاید وہاں

موجود سب کزنز کررہے تھے کیوں کہ بہرحال یہ بات ان کے خاندان میں تو مشہور ہوچکی تھی،ایبک بھلے سے آتا جاتا رہے اس سے فرق نہیں پڑتا تھا شازمہ کو لیکن جب سے وہ جان چکی تھی ان دونوں کے بارے میں وہ صرف منزہ اور اسے دیکھ رہی تھی ۔ اس رات بھی سب کزنز بڑے چھوٹے جمع ہوئے تھے ڈرائینگ روم میں جہاں رت جگہ منایا جارہا تھا،ہلہ گلہ اپنی جگہ لیکن منزہ اور ایبک کا ایک دوسرے سے اشاروں میں باتیں کرنا شازمہ کو زہر لگ رہا تھااس رات اس نے وہیں رہنے کا سوچا لیکن اگلے دن وہ منزہ کے گھر گئی تھی جہاں منزہ حسبِ معمول فون پر بات کررہی تھی۔

شازمہ خاموش بیٹھی انتظار کرتی رہی کہ کب وہ فون کی جان چھوڑے گی۔

"شکر تم نے فون تو بند کیا جب سے آئی ہوں پٹر پٹر نان اسٹاپ باتیں کیے جارہی ہو"

"ہاں وہ رافعہ کا فون تھا" منزہ نے سکون سے بتایا

"ہمم اچھا رافعہ تھی چلو صحیح " شازمہ نے گال پر ہاتھ رکھا اور کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ہاں پتا ہے تمھیں لوگ کتنی عجیب باتیں کررہے ہیں؟"

کیسی باتیں؟ شازمہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا"
"میرے اور ایبک کے لئے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے گھر والے شادی کا سوچ رہے ہیں بھلاں بتاؤ کہاں وہ فصول انسان اور کہاں میں؟"۔
منزہ نے فرضی کالر جھاڑا
"اچھا؟؟ کیوں ایبک فصول کیوں ہوگیا؟" شازمہ حیرانی سے منزہ کے بدلتے ہوئے انداز دیکھ رہی تھی
"ہاں تو مجھے تو وہ بالکل بھی پسند نہیں !" ھنکارتے ہوئے منزہ نے کہا
"اچھا صحیح خیر خاندان والوں کا کیا ہے وہ تو کچھ بھی بول دیتے ہیں" شازمہ نے تسلی دی اور منزہ ہنسے لگی۔ شازمہ کو یقین نہیں آیا کہ منزہ کیا جتانا چاہ رہی ہے آیا وہ اس میں دلچسپی رکھتی ہے یا نہیں؟
رات کے وقت وہ سونے لیٹے تھے تب منزہ نے ہلکی سی آواز میں فون پر بات کرنا شروع کی
" اب ہر کوئی بات کررہا ہے آپ پلیز گھر والوں سے بات کریں ناں؟"
"اس میں میری کہاں غلطی ہے میں نے تو کچھ نہیں کیا پھر مجھے کیوں سزا دے رہے ہیں؟"
"ایبک پلیز ایسا تو نہ کریں ایک دفعہ پھر سے گھر والوں سے بات کریں"
شازمہ کو لگا منزہ رو رہی ہے لیکن وہ دوسرے طرف منہ پھیرے لیٹی ہوئی تھی وہ صرف سن رہی تھی۔
شادی کے ہنگاموں میں منزہ اس کے ساتھ ہی تھی اگرچہ رافعہ بھی اسی کے ساتھ تھی لیکن زیادہ وقت منزہ نے شازمہ کے ساتھ گزارا، شازمہ کو لگا ایبک نے کچھ تو ایسا کہا ہے جس کی وجہ سے منزہ چپ چپ سی ہوگئی ہے۔
شادی کو 2 دن گزر گئے تھے منزہ اور شازمہ ساتھ اپنے کمرے میں تھے جب منزہ نے پھر ایبک کو کال کی اب کی بار شازمہ ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی اور وہ منزہ نے نارمال انداز میں بات کی فون رکھنے کے بعد شازمہ نے پوچھا
"کیا بات ہے منی کس سے بات کررہی تھیں؟ سب ٹھیک تو ہے ناں؟"
منزہ نے رونا شروع کردیا جیسے وہ خود چاہتی تھی کہ کسی سے بات کرے اور شازمہ کے پوچھنے پر اس نے سب کچھ بتا دیا
"ایسے کیسے ہوسکتا ہے منزہ؟ ایبک تم سے ملا بھی ہے؟ پر تم نے مجھے ابھی چند دن پہلے کہا تھا کہ تمہیں وہ پسند نہیں پھر یہ سب کب ہوا؟ شازمہ کی حیرت بجا تھی وہ جانتی سب تھی لیکن منزہ کے مزید بتانے پر اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا
"جانتی ہو منی۔۔۔ ایبک نے میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی کیا ہے" اب چونکنے کی باری منزہ کی تھی۔
"کیا؟ ہاں میں ملی ہوں اس سے ، اس نے جب جب کہا میں ملی ہوں !کیا تم بھی؟ اور یہ تم نے مجھے تو نہیں بتایا" منزہ کو بھی یقین نہیں آیا۔
"کیا بتاتی یار تمہیں؟ وہ چھوٹا ہے میں سمجھی تمہیں بتاؤں گی کہیں تم مزاق نہ بنادو لیکن اس انسان نے تو ہم دونوں کے ساتھ برا کیا ہے" شازمہ نے بیڈ کے کراؤن سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کرکے اپنی اور

ایبک کی وہ گھناؤنی ملاقات یاد کرنے لگی

"جانتی ہو منی میں نے بھی اس کے سامنے شادی کی بات رکھی تھی لیکن اس نے آگے بات نہیں چلائی پتا نہیں اس نے اپنے گھر میں بھی بتایا ہو گا یا نہیں لیکن تمہارے ساتھ یہ سب کیوں کیا؟" شازمہ نے ایک دم سے آنکھیں کھول کر بات بتائی

"پتا نہیں۔۔حالانکہ ہماری بات تو سب کے سامنے تھی مجھے نہیں پتا کس نے یہ بات پھیلائی لیکن ہاں اس بات کا ذمے دار وہ مجھے فقط مجھے ٹھہراتا ہے، کہتا ہے پہلے تو شاید وہ منا بھی لیتا گھر والوں کو پر اب تو ناممکن ہے" منزہ نے افسردگی سے کہا

ناممکن؟" شازمہ نے ہنکارا بھرا"

"وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس نے صرف ہم سے پیار کا کھیل رچایا تھا۔اب اگر اس کا فون یا میسج آئے تو تم لتاڑ کر جواب دے دینا" شازمہ نے کہا تو منزہ بھی کچھ بہتر ہوئی ورنہ جس طرح وہ رونے لگی تھی شازمہ اسے دیکھ کر شاید رو دیتی لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور منزہ کو بھی۔

"جانتی ہو! وہ مجھ سے تمہاری برائیاں کرتا تھا" منزہ نے خود کو سنبھالنے کے بعد یہ بات بتاتے ہوئے شازمہ کو بغور دیکھا

"ایسے کیسے؟ میری برائی کیوں کرنے لگا وہ تم سے؟" شازمہ کو یقین نہیں آرہا تھا ٹھیک ہے وہ اس سے بقول اس کے پسند کرتا تھا تو وہ تو اسے دوست سمجھتی تھی اور باتیں شیئر کرنے سے چڑتی بھی نہیں تھی

"تو وہ تو مجھ سے تمہاری بھی برائی ہی کرتا تھا بلکہ کہتا تھا تم اسے دیکھتی ہو گھورتی ہو وغیرہ وغیرہ" شازمہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا حد ہے میں اسے کیوں دیکھوں گی اور یہ سب کروں گی؟ وہی مجھے دیکھتا تھا میسج کرتا تھا میں نے خود سے تو رابطہ نہیں کیا ناں" منزہ کو برا لگنے لگا

"اب اس نے ایسا کہا تھا ناں میں کیا کہہ سکتی ہوں"

"اور مجھے کہتا تھا کہ شازمہ بتا رہی تھی کہ تمہارے کافی لڑکوں سے دوستی ہے اسے یہ بات کس نے بتائی ہو گی؟" منزہ نے شازمہ سے پوچھا

"مجھے کیا پتا؟ وہ تو مجھے ہر کسی کی خبریں دیتا تھا "شازمہ نے کہا صحیح تھا لیکن ایبک کی وجہ سے دونوں ہی الجھ رہی تھیں

"اور مجھے تمہارے حوالے سے کہتا تھا کہ شازمہ پتا نہیں کن لڑکوں سے باتیں کرتی ہے اور جب وہ تنگ کرنے لگتے ہیں تو مجھے نمبر دیتی تھی کہ اب ان سے بات کر کے میری جان چھڑواو"۔

اس بات پر شازمہ نے ہنسنا شروع کر دیا۔

" بھئی اب ہنس کیوں رہی ہو؟ منزہ کو اس کا ہنسنا وہ بھی اس بات پر عجیب لگا"۔

"یار مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ ایبک مجھ سے تمہارے اور تم سے میری برائی کیوں کر رہا تھا؟ کیا اسے یہ لگ رہا تھا کہ ہم لڑیں گے؟"۔

شازمہ نے جب یہ کہا تو منزہ کے دل میں یہ بات آئی کہ واقعی اس ایبک کی وجہ سے وہ شازمہ کو بھی غلط

سمجھ رہی تھی لیکن اسے جتایا نہیں۔
شازمہ پر حیرت بھی تھی کہ اس نے کونسا باتیں سن کر اس سے پوچھ گچھ کی جب کہ سب کو پتا تو لگ گیا تھا۔
"پر یار مجھے برا لگتا تھا کہ وہ تمہارے لئے کہتا تھا جو بھی پر تم نے اس کو میرے لئے یہ سب کیسے کہا؟"
"کیا تمہیں واقعی لگتا ہے کہ میں کہوں گی اسے؟" شازمہ نے پوچھا
"پتا نہیں یار۔۔ دل خراب ہونے پر آئے تو دماغ اور دل کی لڑائی ہوتی ہے اور تکرار ہونے پر صحیح بات سمجھ میں نہیں آتی" منزہ کیا کہتی مزید اس کا وہاں رہنے کا آخری دن تھا اسے واپس اپنے شہر روانہ ہونا تھا۔ایبک بھی شاید اسی کے جانے کے انتظار میں تھا کہ وہ پھر سے منزہ سے رابطے میں آیا اور معافی تلافی کی لیکن منزہ نے اس سے صحیح سے بات نہیں کی تو ایبک نے شازمہ سے رابطہ کیا
"کیا ہے؟" شازمہ نے غصے میں میسج بھیجا
"یہی تو جاننا ہے کہ کیا ہے؟" ایبک نے جواب دیا
"اتنا سب ہونے کے بعد بھی میسج کرنے کی ہمت کی ہے؟"
"ہاں ہمت ہے تبھی تو میسج کیا ہے" ایبک نے بھی جواب دینے میں دیر نہیں کی
"مجھ سے بات نہ کرو"
"بات کرنا لازمی ہے ایک دفعہ تو مجھ سے بات کرو"۔
"کیا بات کروں؟ اب بھی کچھ بچا ہے جو میں سنوں؟" شازمہ نے میسج تو کیا لیکن اسے رونا بھی آرہا تھا
"یار تم ایک دفعہ بات کرو میں سب بتاتا ہوں تم نے جو بھی سنا ہے سب غلط ہے" ایبک کے اس میسج پر مزید شازمہ کو غصہ دلا یا۔
اسی وقت ان سنے یہ سارے میسج منزہ کو بھیجے۔
"اف میرے خدایا اسے ذرا بھی شرم نہیں؟ اور کہہ رہا ہے کہ جو بھی سنا سب غلط ہے؟ یار تم اس سے بات کرو اور پھر مجھے بتاؤ سب" منزہ نے میسج کا جواب دیا جس پر شازمہ نے صاف کہا کہ وہ بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی لیکن منزہ کے کافی اصرار پر اس نے کال کرنے کو کہا ایبک کو۔

"کیا ہوا؟" کافی دیر بعد منزہ کا پیغام موصول ہوا شازمہ کو۔
"رکو میں تمہیں آڈیو کلپ بھیجتی ہوں" شازمہ نے ایبک کی کال ریکارڈ کی تھی اور وہی اس نے منزہ کو بھیج دی۔
"اف میرے اللہ۔۔کیا دماغ لگایا ہے تم نے یہ ریکارڈ کیسے کیا؟" منزہ کو شازمہ کی اس حرکت پر مزہ آیا
"ہاں بس پتا نہیں کیسے آگیا دماغ میں اور میں نے دیکھو تمہیں بھیج دیا اب سنو ذرا" شازمہ نے اسے جواب دیا ارور سکون سے خود بھی سننے لگی۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے؟ پہلے اس نے مانا ہی نہیں کہ ہم آپس میں رابطے میں تھے بلکہ وہ تم سے ہی پیار کا کہے جارہا ہے !" منزہ نے دوبارہ میسج بھیجا

"لو بھئی بات ہی ختم! کہتا ہے کہ منزہ سے رابطے میں تھا ہاں واقعی تھا لیکن اس نظریئے سے نہیں جیسا تم سوچتی ہو اس کا کیا مطلب ہوا؟" منزہ کے میسج آرہے تھے اور شازمہ بس پڑھنے میں اکتفا کیا کیوں کہ بات تو وہی کر چکی تھی اور سن بھی رہی تھی

"کیا؟ میں اس کے پیچھے لگی تھی؟ اسی نے مجھے میسج کئے تھے میں تمہیں دکھا بھی سکتی ہوں بلکہ اسی نے ہی پیار کے اظہار میں پہل کی تھی کتنا بڑا جھوٹا انسان ہے یہ" منزہ کا ایک اور میسج آگیا تھا۔

" "میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اسے فون کروں اور اس کو خوب سناؤں۔۔۔مجھے رونا آرہا ہے اب

"تم یہ سوچو کہ تم صرف سن رہی ہو! مجھ سے پوچھو میرے سامنے پہلے انکار کیا پھر اقرار بھی کر لیا کہ ہاں رابطہ تھا لیکن اصل بات پھر بھی نہیں مانی الٹا تمہارے اوپر الزام۔" شازمہ نے ٹوٹے دل سے وہ میسج ٹائپ کیا

"ہاں پر پھر بھی اب کیا کریں؟"

"پتا نہیں منی۔۔ میں نے یہ کر لیا کافی ہے تمہیں بھی پتا چل گیا ناں؟" گہری سانس لیتے ہوئے اس نے وہ میسج ٹائپ کیا۔

شازمہ کو رہ رہ کر دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ وہ خود اس راہ پر چلی بھی کیسے ؟ اس نے سوچا کیوں نہیں؟ یہ شاید ایک فطری عمل کے تحت تھا کہ جب کسی کو معلوم ہوجائے کوئی اسے پسند کرتا ہے تو دل میں کچوکے لگنے لگتے ہیں،انسان بے بس ہوجاتا ہے جتنی بھی کوشش کرلے،یا تو ایک ارادہ کرکے اس راہ پر چلے ہی نہیں جو تو وہ چلے پھر برداشت بھی کرے۔

شازمہ کے دل میں نہ منزہ کے لئے برا آسکتا تھا نہ ایبک کے لئے البتہ جس طرح ایبک نے اسے بے وقوف بنایا تھا اسے اپنی ذات پر حیرانی ہورہی تھی۔

اس نے ساری بات شہرام کو بتانے کا سوچا لیکن اس خیال سے ترک کردیا کہ کہیں وہ اسے غلط نہ سمجھے۔ خود کو اکیلے میں سنبھالنے کی کوششیں شروع کردی تھیں۔

"اوہو زہِ نصیب یہ آج رافعہ میڈم نے کیسے کال کرلی؟" ایبک اپنی ہنوز عادت کے تحت کال اٹینڈ کرتے ہی بولا

"تم جیسا اتناگرا ہوا اور گھٹیا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا" یہ الفاظ سن کر جیسے ایبک کو سکتہ طاری ہوگیا

"کیا ہوا ہے بتاؤ تو؟"۔

"میں بتاؤں؟تم نے میری دوست منزہ کو سمجھ کیا رکھا ہے؟ اس کو بدنام کرکے چین نہیں مل رہا تھا؟جو

اب اس کی کزن شازمہ کو بھی پھنسا رہے ہو اور اس سے بھی برائیاں کر رہے ہو؟" رافعہ بھی منزہ کی وجہ سے بات کرتی رہی تھی اور اچھے انداز میں بات ہوتی تھی۔

"کیا کہے جا رہی ہو؟ میں نے کچھ نہیں کیا وہ تو منزہ ہی سب کو۔۔" ایبک گھبرا گیا تھا

"خاموش۔۔ ہر الزام تم منزہ پر لگا کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ تم نے جو بھی میسج کئے تھے اور وہ جو کال میں بکواس کی تھی سب جانتی ہوں میں" ایبک کو ایک سیکنڈ کے لئے لگا کہ واقعی وہ سب جان گئی ہے لیکن خود کو کمپوز کر کے وہ بولا

"کون سے میسج؟ ہاں؟ ارے میسج تو کوئی بھی کسی کے نام کے بھیج سکتا ہے؟ اور کون سی کال؟ پتا نہیں کیا بولے جا رہی ہو!"۔

"تم مجھ سے تو ہوشیاری کر ہی نہیں سکتے منزہ تو تب آئے گا جب ہم تینوں تمہارے گھر جا کر تمہاری ماں کو یہ سب سنائیں گے کہ سنیں اپنے بیٹے کے نادر خیالات تب تمہیں پتا چلے گا کہ کیا بولا تھا تم نے" رافعہ دانت چباتے ہوئی بولی۔

"یار دیکھو۔ مجھے نہیں پتا تم کیا بول رہی ہو اب بھی مجھے نہیں سمجھ آ رہا"۔

"اچھا؟ کیا کہا تھا تم نے شازمہ کو؟ کہ تمہارے پیچھے پڑی ہوئی ہے منزہ؟ اسی نے تمہیں پھنسایا تھا؟ اور اسی نے بات پھیلائی کہ تم اسے پسند کرتے ہو؟ اور تم اسے صرف دوست مانتے تھے؟ ہیں ناں؟ یہی کہا تھا ناں؟ اور تم تو اصل میں شازمہ کو پسند کرتے ہو ناں؟ " ایبک کے لئے اِتنا ہی کافی تھا کہ رافعہ نے اسے ہیڈلائینز ہی سنادی تھیں۔

"یہ سب ۔۔ یہ سب تو میں نے ۔۔ ہاں پر ۔۔ ایسے کیسے کر سکتی ہے شازمہ؟"۔

"اس نے جو کیا سو کیا اب تم یہ سوچتے رہو کہ تم نے کیا کیا اور اب ہم کیا کریں گے" رافعہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

"کیا کرو گی تم لوگ ہاں؟ لڑکیاں ہو، وہی بن کر رہو کر تو کچھ سکتی ہی نہیں ہو میرا" ایبک خوف میں تھا لیکن گھمنڈ پھر بھی نہیں گیا

"اب تو تم خیر مناؤ اپنی جب ہم یہ ساری ریکارڈنگز خاندان میں پھیلادینگے اور تمہارے گھر جا کر بھی سنائیں گے"۔

"ارے۔۔ ہیلو؟ میری بات تو سنو" ایبک ہیلو ہیلو کرتا رہا لیکن رافعہ نے فون کاٹ دیا۔

ایبک کی سمجھ میں نہ آئے اب کیا کرے وہ

"اف ان دونوں لڑکیوں نے تو مجھے واقعی پاگل کر دیا ہے۔۔ کہیں واقعی گھر والوں کو نہ بتا دیں" ایبک سوچنے کے ساتھ ساتھ منزہ کو میسج کرتا رہا

"یار یہ سب کیا ہے؟ اور کیوں کیا میرے ساتھ ایسا؟ میں نے تو تم سے پیار کیا تھا اور تم نے اس کے بدلے یہ کیا میرے ساتھ؟"۔

منزہ نے ایبک کا میسج پڑھا اور غصے میں تیز تیز انگوٹھا چلاتے ہوئے میسج ٹائپ کیا

"پیار؟؟اس مخلص اور پاکیزہ احساس کو تم کیا جانو؟تم نے جو کیا تھا وہ پیار ہرگز نہیں تھا۔شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے؟"۔

"اور جو تم نے کیا وہ؟"ایبک نے اس کے میسج میں موجود بات کر برعکس دوسری بات کی

"اچھا میرا کیا ہوا بڑا یاد ہے اور اپنا اگر یاد نہیں آرہا تو کوئی بات نہیں ویسے بھی میرے پاس سب موجود ہے اب کچھ اور کہنا چاہو گے؟"۔

"منزہ۔پلیز یار ایسا نہ کرو یار میں بدنام ہو جاؤں گا میرے گھر والوں کا سوچو ان کی عزت کا تو سوچو" ایبک نے یہ میسج کیا اور ساتھ ہی منزہ نے کال کی

"اب کیا ہوا؟ ہاں؟ اس وقت تمہیں اپنی اور اپنے گھر والوں کی عزت کی پرواہ نہیں تھی اور اب ہوگئی؟میرا تک نہیں سوچا تم نے کہ مجھے کتنا بدنام کیا ہے؟"۔

"میں شرمندہ ہوں" ایبک صرف اتنا ہی کہہ سکا

"اب تم شرمندہ ہو یا نہ ہو مجھے فرق نہیں پڑتا۔اب وہی ہوگا جو میں نے سوچا ہے"منزہ کی بات پر ایبک کو پھر سے خوف لاحق ہوگیا

"یار پلیز میں تم سے معافی مانگتا ہوں مت کرو ایسا کچھ بھی سزا دے دو میں تم سے اور شازمہ دونوں سے معافی مانگتا ہوں پلیز یہ باتیں اپنے تک رکھو دیکھو مانتا ہوں میں نے غلط کیا پر اب تم لوگ بھی تو صحیح نہیں کررہے ناں"ایبک کی التجائی انداز پر منزہ کو ہنسی آگئی

"اچھا ہم اب جو کررہے ہیں یا آگے جو کریں گے وہ غلط ہے اور جو تم نے کیا وہ مانتے ہو غلط ہے تو کیا ہی کیوں؟میری زندگی برباد کی مجھے خاندان بھر میں رسوا کردیا،شازمہ کا دل توڑا اسے بھی دھوکہ دیا اور اب تم اس گھناؤنی حرکت پر معافی مانگ رہے ہو؟"۔

"میں یار پیر پکڑنے کو تیار ہوں جیسا کہو کروں گا بس یہ کام نہ کرنا"ایبک نے کہا

"معافی کے تو لائق ہی نہیں ہو تم۔اب تم اسی ڈر میں جیو کہ کب تمہارا حشر نشر ہوگا"منزہ نے اتنا کہا اور فون رکھ دیا۔

"تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتیں کیا ہوا ہوگا" منزہ نے شازمہ کو کچھ روز بعد کال کی

"کیوں ایسا کیا ہوا؟شازمہ چپس کترتی جواب دے رہی تھی

"تمہیں یاد ہے تم نے مجھے کسی کی کال ریکارڈنگ بھیجی تھی؟"

"کیسے بھول سکتی ہوں" گہری سانس لیتے ہوئے شازمہ نے کہا

"اب سنو میری بات! میں نے رافعہ کو سب سنایا اس نے ایبک کا نمبر لیا مجھ سے اور اسے سب بتا دیا"

"کیا؟ایبک کو بتا دیا کہ میں نے اس کی کال ریکارڈ کرلی تھی؟ کیوں؟" شازمہ کو لگا کہ اب کہیں مسئلہ نہ ہو جائے۔

"ارے بات تو سنو ناں پہلے تو اس نے مانا ہی نہیں کہ اس نے کوئی میسج بھی کیے تھے کہتا رہا کہ میرا نام لگا رہی ہو تم بس" منزہ چسکے لے لے کر بتا رہی تھی۔

"میری تو یہ سمجھ نہیں آرہا کہ رافعہ اس بات میں کیوں آگئی؟" شازمہ نے چپس کا پیکٹ سائیڈ پر رکھا

"یار رافعہ بھی اس سے بات کرتی تھی لیکن سلام دعا میری وجہ سے"

"اچھا ٹھیک پھر اب؟"

"اس نے کہا کہ ہمارے پاس تو کال ریکارڈ بھی ہے جس میں تم نے یہ یہ سب کہا ہے وہ تو تب بھی نہیں مان رہا تھا"۔

"ہاہاہا وہ مان ہی نہ جائے" شازمہ کو منزہ کے بتانے پر ہنسی آگئی

"ہاں لیکن رافعہ نے اسے دھمکیاں دیں کہ اگر تم نے معافی نہیں مانگی تو ہم تینوں تمہارے گھر آجائیں گی اور سب کو یہ کال ریکارڈ سنادیں گی"۔

"اوہ میرے خدا! پھر پھر؟" شازمہ الٹی پالتی مار کر بیٹھ گئی اسے اب واقعہ یہ سب سننے میں مزا آرہا تھا

"کافی بحث وغیرہ کے بعد وہ مان ہی گیا! اس کے دل میں اب ڈر بیٹھ گیا ہے کہ کہیں واقعی ہم اس کے گھر نہ چلے جائیں"منزہ نے بتایا

"ایبک اتنا پاگل بھی ہوسکتا ہے مجھے اندازہ نہیں تھا" شازمہ نے شاید نئی خبر دی تھی منزہ کو

وہ پاگل ہے یا نہیں لیکن ہمیں پاگل تو بنا رہا تھا ناں منزہ نے تردید کی بات کی"

"جو بھی تھا منی۔۔ لیکن غلطی اس کے ساتھ ساتھ ہماری بھی تھی ہم کیسے اس کی بات میں آگئے؟" شازمہ نے پھیکے انداز میں بات کہی

"یار جو ہونا ہوتا ہے وہ تو ہو کر رہتا ہے اور پھر سبق بھی سکھا جاتا ہے بس کوئی سیکھے تو"

"تمہیں کیا لگتا ہے ایبک پر اثر ہوا بھی ہوگا" شازمہ اس کے ڈر کو سوچنے لگی

"پتا نہیں پر اب وہ ہزار بار ضرور سوچے گا کسی بھی لڑکی کو پھنسانے سے پہلے کہ اگر وہ بھی ہمارے طرح چلاک نکل آئی تو؟"

"کیا مطلب؟" شازمہ بات کو سمجھی نہیں تھی

"ہاں ناں سب سے پہلے تو تمہیں داد دینی چاہیے کہ تم نے اپنے دماغ کا استعمال کیا اور اس کی اقرار نامہ ریکارڈ کیا اور پھر مجھے داد دو کہ میں رافعہ کو بتایا پھر اسے بھی دو کہ اس نے بھی ہمت کرکے ایبک کہ بتایا بلکہ ڈرایا اور وہ سچ مچ ڈر بھی گیا"

"وہ بات تو ٹھیک ہے یار لیکن جو بھی ہوا اچھا نہیں ہوا" شازمہ ابھی بھی غم میں ہی تھی

"تمہارا تو کوئی جانتا بھی نہیں تھا مجھے تو خاندان بھر میں رسوا کردیا ناں اس نے؟" منزہ کی بات حق بجا تھی

"ہمم۔۔ صحیح کہا لیکن کیا ایبک ہم سے معافی مانگے گا؟"

"دیکھنا ضرور مانگے گا" منزہ نے کہا اور پھر دونوں نے مزید باتیں کرکے فون رکھ دیا۔

اس سب کے بعد منزہ شاید اطمینان میں تھی لیکن شازمہ کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ صرف اپنے آپ کو ہی برا بھلا کہتی۔

شازمہ کو منزہ نے ایبک کے آنے والے میسج بھیجے جس میں وہ معافیاں تلافیاں کرنے پر لگا ہوا تھا۔

شازمہ اس کا میسج پڑھ کر ہنس رہی تھی کہ یہ کیسا لڑکا ہے؟کیا لڑکے بھی ایسے ڈرپوک قسم کے ہوتے ہیں؟ لڑکیاں کچھ ایسا ویسا کرجاتی ہیں تو انہیں یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں گھر والوں کو نہ پتا چل جائے اور ہونا بھی چاہیئے کہ انہوں نے بہر حال کیا تو غلط ہی ہوتا ہے پر کیا لڑکے کبھی یہ نہیں سوچتے کہ انہوں نے جو کیا وہ غلط تھا؟ انہیں شاید کوئی بتانے والی نہیں ہوتی کیوں کہ لڑکیاں خود بھی ڈر جاتی ہیں لیکن اگر شازمہ ہمت کرسکتی تھی منزہ اور رافعہ بھی تو اور لڑکیاں بھی کر سکتی ہیں! کسی کو اتنا کل اختیار کیسے دے دیتے ہیں کہ وہ جو چاہے کرجائے اور لڑکیاں صرف اپنا تماشہ بنتا دیکھتی رہیں؟معاشرہ لڑکوں کو کچھ نہیں کہتا کہ یہ تو ان کا کام ہے اب نہیں کریں گے تو کب کریں گے؟ لیکن کوئی انہیں روکتا بھی تو نہیں !ہے؟ایک دفعہ کوئی انہیں روکے تو لڑکیاں بھی اس راہ پر نہ چلیں

شازمہ کا دل بری طرح مجروح ہوا تھا۔وہ کسی کو کیا بتاتی کیسے بتاتی؟اس کا بھروسہ ہی اٹھ گیا تھا،اس نے تو محض دوست سمجھا لیکن پیار کا آسرا ملنے پر اس کا دل کرچی کرچی ہوگیا تھا۔ محبت میں اگر بھروسہ،اعتبار ہی نہ ہو تو وہ محبت نہیں ہوتی۔

اس نے شہرام کو سب بتا دیا گو کہ شہرام بھی اسے برا بھلا کہتا لیکن وہ اس کی دوست تھی اسے سمجھنا اس کا فرض تھا اور کچھ سمجھانا بھی لیکن اس وقت شازمہ کو ایک سامع کی ضرورت تھی جو شہرام کے طور پر موجود تھامنزہ نے بھی ایبک کی بھابھی کو سب بتا دیا اور بھابھی نے ایبک کے بھائی اور امی کو بتا دیا اس کے بعد جتنی بے عزتی ایبک کی ہوسکتی تھی اس سے کہیں گنا زیادہ ہوئی جس بات کی خبر منزہ اور شازمہ کو لگ گئی تھی۔ایک خوشی تو انہیں ملی تھی لیکن رسوائی کا ازالہ تو نہیں ہوسکتا تھا جبکہ شازمہ نہیں چاہتی تھی کہ منزہ یہ باتیں کسی کو بتائے۔خاندان بھر میں یہی بات تھی کہ منزہ اور ایبک کا چکر چل رہا تھا جسے آئی گئی بات کردی گئی کیوں کہ دنیا میں اور بھی باتیں ہوتی ہیں لیکن فرق انسان کے نظریئے میں آجاتا ہے سوچ میں باقی دل پر کیا گزرتی ہے یہ کوئی نہیں سوچتا۔

ایبک آج بھی جب بھی کسی شادی میں یا تقریبات میں دکھتا ہے تو منزہ،رافعہ اور شازمہ اب اسے دیکھتے ہی منہ موڑ لیتے تھے۔شازمہ کو اب وہ میسج نہیں کرتا تھا اس کے سامنے ہی راز فاش ہوا تھا اور دوبارہ میسج کرکے وہ اس کے سامنے ذلیل نہیں ہونا چاہتا تھا جو کہ شازمہ اسے دل ہی دل میں کرچکی تھی۔جبکہ کبھی کبھار منزہ کو کرلیتا ہے جس کا جواب منزہ نہ ہونے کے برابر دیتی ہے۔

یہ بات مشہور ہے کہ لڑکا جو چاہے کرے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوتی لیکن لڑکی کے معاملے میں جتنا برا لڑکی کے ساتھ لوگ کرجاتے ہیں اس کے بدلے وہ لڑکوں کو سدھارنے میں کوشاں نہیں ہوتے۔ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی، بلکہ ایک ہاتھ سے تھپڑ لگتا ہے اور یہ تھپڑ لڑکی کو ہمت کرکے مارنا ہی چاہئے کہ پھر کسی کی بھی ہمت نہ ہو ایسی حماقت کرنے کی۔

ختم شد